جون ایلیا

یعنی

(اضافی ایڈیشن)

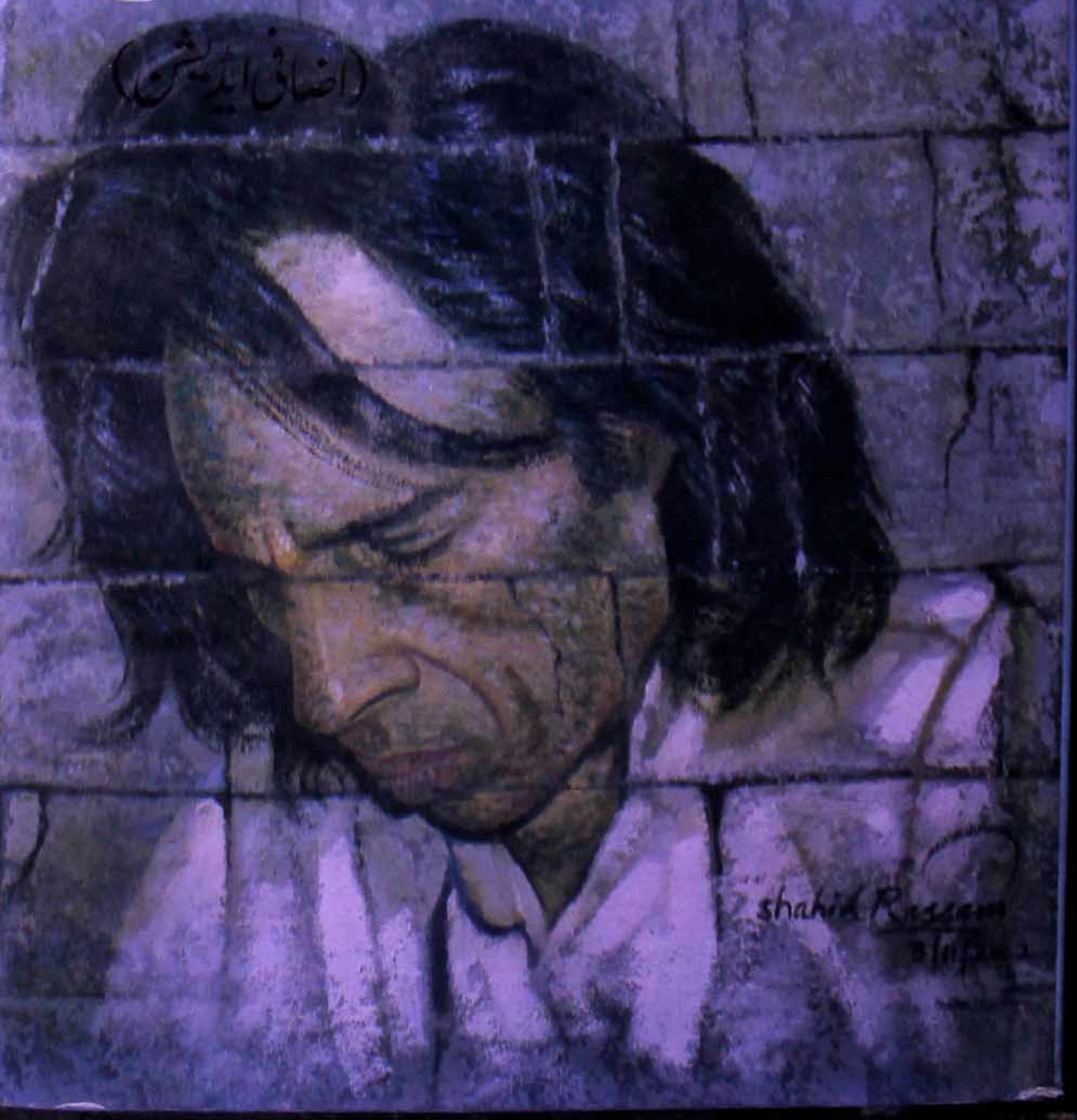

یعنی

جون ایلیا

Rehman ... Road ...
Book ...

الحمد پبلی کیشنز

رانا چیمبرز۔ سیکنڈ فلور۔ (چوک پرانی انارکلی)۔ لیک روڈ۔ لاہور

☎ 37231490 - 37310944

Marfat.com

ھماری کتابیں .....

خُوبصورت، معیاری اور

کم قیمت کتابیں

تزئین واہتمام اشاعت

صفدر حسین

باقاعدہ قانونی معاہدے کے تحت جملہ حقوق بحق فیناننہ فرنام ۔ سحینا ایلیا ۔ زریون ایلیا / الحمد پبلی کیشنز لاہور محفوظ ہیں ۔ اس کتاب کے کسی بھی حصے کی کسی شکل میں نقل و اشاعت کی اجازت نہیں ہے بصورت دیگر قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے

ضابطہ :۔

مرتب : جون ایلیا

ترمیم واضافہ : خالد احمد انصاری

سرورق : شاہد رسام

مشاورت : سیّد حسن عابد، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، سیّد ممتاز سعید
سیّد سلیم ساجد کبوہؒ، آغا وسیم اور ندیم آغا

اشاعت چہارم : 2014ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت : 300 روپے

Marfat.com

اپنی بہن سیدہ شاہِ زناں نجفی

اور بھائی سیّد محمد عبّاس کے نام

R.L.L. Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat
Books Lover's Library
Book No:

Marfat.com

اِشاریہ

9	معروضہ	شکیل عادل زادہ
ـ	''یعنی'' (اضافی شدہ ایڈیشن)	سیّد ممتاز سعید
ـ	''جونؔ سحر تو ہو گئی''	خالد احمد انصاری

11 وہ یقیں ہے نہ گماں ہے تمنا ہو یا ہو

14 کفِ سفید سرِ ساحلِ تمنا ہے

16 تو نے مستی وجود کی کیا کی

18 حسرتِ رنگ آئی تھی، دل کو لگا کے لے گئی

21 لب ترے دشت اور ترے پستان دشت!

22 زمیں تو کچھ بھی نہیں، آسماں تو کچھ بھی نہیں

24 ترے خواب بھی ہو گزر رہا، ترے رنگ نئی پر بکھر رہے

26 بے قراری سی بے قراری ہے

28 کیسا دل اور اس کے کیا غم جی

31 بہت دل کو گزارا کر لیا کیا

33 ابھی فرمان آیا ہے وہاں سے

35 شوق کا رنگ بجھ گیا، یاد کے زخم بھر گئے

38 کتنے سوال اُٹھتے رہتے تھے ان کے جوابوں کے تھے ہم

40 ایک خوشبو ہے کہ نسرین و سمن پاس نہیں

Marfat.com

ہنگامۂ نشاطِ طبیعت بھی جبر ہے 41
مژہ خونیں تو چہرہ زرد نکلا 43
بند باہر سے مری ذات کا در ہے مجھ میں 45
نہ دو نوید، خوش انجام ڈر گئے ہیں یہاں 47
روح پیاسی کہاں سے آتی ہے 48
سارے رشتے بھلائے جائیں گے 50
خود سے ہم اک نفس ہلے بھی کہاں 54
دل میں اور دنیا میں اب نہیں ملیں گے ہم 56
رونق گرانِ کوچۂ جاناں چلے گئے 58
ہے عجب تمھارا موسم دل و دیدہ رائیگاں 60
شمشیر میری، میری سپر کس کے پاس ہے 61
اُٹھ سمادھی سے دھیان کی، اٹھ چل 63
ترے غرور کا حلیہ بگاڑ ڈالوں گا 65
زندانیانِ شام و سحر خیریت سے ہیں 67
مے خانہ طرف آیا، یاراں! دل و جاں انگیز 70
وہی حسابِ تمنا ہے، اب بھی آ جاؤ 72
یہ پیہم تلخ کامی سی رہی کیا 75
جونؔ گذشتِ وقت کی حالتِ حال پر سلام 77
وہ اپنے آپ سے بھی جدا چاہیے ہمیں 79
اے صبح! میں اب کہاں رہا ہوں 81
مجھ کو آپ اپنا آپ دیجیے گا 84
کوئی نہیں یہاں خموش، کوئی پکارتا نہیں 86
یہ جو سُنا اک دن وہ حویلی یک سر بے آثار گری 88
جو زندگی بچی ہے اسے مت گنوائیے 90

Marfat.com

93 مجھے غرض ہے مری جان غل مچانے سے
9؟ ذکر آئیو تو جائیو مت
97 آفرینش ہی فن کی ہے ایجاد
99 بد دلی میں بے قراری کو قرار آیا تو کیا
101 ایک آفت ہے وہ پیالۂ ناز
103 عالم سا عالم ہے، اب تم یاد نہیں آتے
105 غم گساروں کو مجھ سے مطلب کیا
108 دل ہے بسمل، پڑا تڑپتا ہے
110 ہائے جانانہ کی مہماں داریاں
113 سلسلہ جنباں اک تنہا سے روح کسی تنہا کی تھی
115 ہم آندھیوں کے بَن میں کسی کارواں کے تھے
117 ٹھیک ہے خود کو ہم بدلتے ہیں
119 ہم بہ صد ناز دل و جاں میں بسائے بھی گئے
121 اپنے سب یار کام کر رہے ہیں
123 تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو
125 دل میں کم کم ملال تو رکھیے
128 یہ غم کیا دل کی عادت ہے؟ نہیں تو
130 اک گلی تھی جب اُس سے ہم نکلے
131 خلوتِ جاں کی زندگی نذرِ سفر تو ہو گئی
133 کچھ بھی ہو ایرا اپنے ساتھ اپنی گذر تو ہو گئی
135 رنگ آ جائے گا، رنگیں نظراں آئیں کہیں
136 زیادہ سے غم دراج رکھوں
138 تمھاری یاد سے جب ہم گذرنے لگتے ہیں
140 کتنے عیش سے رہتے ہوں گے، کتنے اتراتے ہوں گے

Marfat.com

ناکجا 141
بُودش 142
خلوت 145
رُوپوش 146
تمہارا فیصلہ جاناں 147
ولایتِ خاکیاں 148
لباس 154
قطعات 155
فریبِ آرزو 158
میرے غصے کے بعد بھی 160
عبث 162
کاش، اے کاش 165
سفر کے وقت 168
جونؔ تمہیں یہ دور مبارک 172
رشتۂ زرد 175

Marfat.com

جو گزاری نہ جا سکی، ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

Marfat.com

معروضہ

جون صاحب کی خواہش تھی کہ اپنے پہلے شعری مجموعے 'شاید' کی طرح وہ اس مجموعے پر بھی ایک تفصیلی دیباچہ لکھیں۔ انھوں نے کوئی دو سال پہلے لکھنا شروع کر دیا تھا۔ شدید ناتوانی تھی۔ لکھا نہیں جاتا تھا۔ چند سطریں ممکن ہوتیں کہ قلم ہانپنے لگتا پھر انھوں نے مجھ سے کہا۔ ''میری جگہ تم ہی کچھ لکھ دو، جیسا تم نے نصف صدی، اپنے ہوش سے مجھے دیکھا ہے، بس جتنا تم جانتے ہو، وہی کچھ لکھ دو۔''

جون صاحب پر لکھنا میرے بس میں نہیں تھا۔ وہ میرے چچا، بڑے بھائی، میرے دوست، رازداں اور میرے استاد تھے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا، کہاں سے شروع کروں گا اور کہاں تک لکھنا چاہیے۔ میں طرح طرح کے عذر کرتا رہا۔ کسی سے اتنے رشتے ہوں اور کوئی کسی کے وجود کا حصہ ہو......! وہ جب مشاعرے میں پڑھتے تھے تو دل اپنا دھڑکتا تھا۔ میری کوتاہیوں پر وہ مجھے سرزنش کرتے رہتے تھے اور میں انھیں ان کی بے اعتدالیوں پر دھمکاتا، ڈانٹتا رہتا تھا۔ ایک زمانے میں، کچھ غلط فہمیوں کی ایسی صورت پیدا ہو گئی تھی کہ انھوں نے میرے خلاف بھی لکھا۔ وہ ایسے ہی تھے، ایک دَم بھڑک جانے والے، کانوں کے کچے، حد درجے سینے میں آگ پالنے والے۔ شک اور بدگمانیاں ان کا خاصہ تھا......لیکن ریشم کا وہ دھاگا کبھی نہ ٹوٹ سکا جس سے ہم دونوں بندھے ہوئے تھے۔ وہ مجھ سے پہلے چلے گئے۔ یہ خیال کیے بغیر کہ میں کتنا آدھا، اُدھورا رہ جاؤں گا۔ کئی برس سے وہ خود سے نبرد آزما تھے۔ کوئی ارادہ ہی اُس مشتِ استخواں کو منضبط رکھے ہوئے تھا۔ ایک شام وہ جنگ ہار گئے۔

میں ان کے اس دوسرے مجموعے 'یعنی' کے لیے کچھ نہ لکھ پایا اور انھیں بھی احساس ہو گیا کہ میرے لیے یہ کام کیسا مشکل ہے۔ انھوں نے میری رہ نمائی کے لیے چار صفحوں پر مشتمل نکات تحریر

Marfat.com

کسی طور قلم بند کیے اور بہ طورِ خاص دو نام لکھے کہ ان صاحبان کا شکریہ بہر حال ادا کرنا ہے۔ ایک حماد غزنوی تھے، دوسرے انیق احمد۔ یہ چار صفحے جوں کے توں یہاں نقل کرنے سے قاصر ہوں۔ اس میں کچھ میری ان کی باتیں تھیں۔ ہدایت تھی کہ مجھے کیا، کن خطوط پر لکھنا ہے۔ یہ کوئی باقاعدہ مضمون نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اُڑی اُڑی، بکھری بکھری سی ایک تحریر تھی۔

جون صاحب کی شاعری پر مجھے کچھ نہیں کہنا۔ میں اس کا اہل ہوں نہ سکت رکھتا ہوں۔ میں خود ستائی کیا کروں اور خود پر تنقید کا حوصلہ کہاں سے لاؤں۔ اپنے آپ پر کوئی کیا لکھے۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے پاس 'شاید' جیسے 14 مجموعوں کے بہ قدر کلام موجود ہے۔ میں اُن سے کہتا تھا کہ اپنی حالت دیکھیے۔ کسی دن ہَوا اُڑا لے جائے گی۔ اپنے سامنے یہ سارا کچھ چھپوالیں۔ طے کر لیجیے کہ کم از کم ہر چھ مہینے بعد ایک مجموعہ آنا چاہیے۔ آپ کا شمار تو ان چند خوش قسمت شعرا میں ہوتا ہے جن کے کلام کے لیے ناشرین ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر وہی ہوا۔ سب دیکھتے رہ گئے۔

انھوں نے سارا کلام اپنے ایک عقیدت مند نوجوان کے سپرد کر دیا تھا کہ وہ مجھے پہنچا دے اور میں اُسے کمپیوٹر میں محفوظ کرلوں۔ ان کے اُس نیاز مند کو مجھ تک آنے میں کچھ دیر لگ گئی۔ اِدھر جون صاحب کا اضطراب سوا ہو گیا تھا۔ اس واقعے کے ہفتے بھر بعد چلے گئے۔ وہ سارے مسوّدے اب اُس، شاید مجھ سے زیادہ مستحق، نوجوان کی تحویل میں ہیں اور وہ آدھے رجسٹروں کی اپنے پاس موجودی کے اعتراف کے باوجود انکاری ہو گیا ہے۔ میں اُس سے منتیں کرتا رہا اور اب ہار گیا ہوں۔ جون صاحب کے بے شمار عاشقوں میں ایک وہ بھی مدّعی تھا۔ غالباً اُسی نے خود کوئی کارنامہ انجام دینے کی ٹھان لی ہو۔ کاش یہی خوش گمانی درست نکلے۔ جون صاحب کا کلام، کسی طرف اور کسی طور سے سہی، آنا چاہیے۔ وہ کلام جو ایک شاعر ایک عالم، ایک مفکّر، ایک سرکش، ایک عاشق اور سودائی کی زندگی کا حاصل ہے۔

مجھے معاف کر دیجیے۔ اُن کے جانے کے بعد اس مجموعے کی اشاعت میں تاخیر کی تمام تر کوتاہی میری ہے۔ مجھ سے یہ چند سطریں ہی نہیں ہو پا رہی تھیں۔ اب بھی جانے کس طرح ممکن ہوئی ہیں۔ یہ میں ہی جانتا ہوں۔

شکیل عادل زادہ عفی عنہ

Marfat.com

''یعنی'' (اضافی ایڈیشن)

''یعنی'' کا پہلا ایڈیشن شکیل عادل زادہ کی نگرانی میں جونؔ کے سانحۂ ارتحال کے بعد چند ماہ ہی میں منظرِ عام پر آ گیا تھا۔ یہ ۲۰۰۳ء کی بات ہے۔ جونؔ کے نہایت پسندیدہ اور معتبر عاشق خالد انصاری نے بڑی محنت سے پچھتر (۷۵) اشعار ڈھونڈ نکالے جو اس مجموعہ کی بعض غزلوں میں کے ہیں لیکن شائع ہونے سے رہ گئے تھے وہ اب خالد انصاری اور جونؔ کے پسندیدہ پبلشر ''الحمد پبلی کیشنز'' کے صفدر صاحب کے توسط سے ہم تک پہنچ رہے ہیں۔ * شکیل عادل زادہ والے ایڈیشن میں غالباً عجلت کے باعث یہ کمی رہ گئی تھی کہ اُس میں ''یعنی'' کی شاعری پر کوئی مضمون موجود نہیں تھا۔ اب خالد انصاری نے ازراہ محبت مجھ سے کہا کہ آپ مختصراً ''یعنی'' پر ایک نقد لکھ دیں۔ میں خالد انصاری کی بات آسانی سے ٹال نہیں سکتا۔ میری عاجزانہ کوشش حاضر ہے۔

تو دانی حسابِ کم و بیش را

''یعنی'' میں تریسٹھ (۶۳) غزلیں اور چودہ (۱۴) نظمیں شامل ہیں۔ ''شاید'' کی

---

* شکیل عادل زادہ میرے محب اور دوست ہیں لیکن انہوں نے یعنی کے پہلے ایڈیشن میں اپنی تحریر ''معروضہ'' میں خالد انصاری کو نام لیے بغیر جونؔ کا ''نوجوان عقیدت مند'' تو کہا ہے لیکن پھر یہ بھی کہا ہے کہ وہ ''آدھے رجسٹروں کی اپنے پاس موجودی کے اعتراف کے باوجود انکاری ہو گیا ہے۔ میں اُس سے منتیں کرتا رہا اور اب ہار گیا ہوں''۔ شکیل کا یہ بیان حقیقتِ حال کے بالکل برعکس ہے۔ خالد انصاری کی نیک نیتی کی شہادت تو ان کی شب و روز کی کوشش کے نتیجے میں جونؔ کے مجموعے ''گمان'' اور ''لیکن'' سے مل جاتی ہے۔ پھر ''یعنی'' کا زیرِ نظر ایڈیشن، پھر تیاری کے مرحلے میں ''گویا'' اور ''راموز'' (نئی آگ کا عہد نامہ) مزید شہادت بہم پہنچائیں گے۔

Marfat.com

غزلوں کے مقابلے میں ''لیعنی'' کی غزلوں میں تھوڑی سی پختگی بڑھ گئی ہے۔ نظموں میں جونؔ کی چند بہترین نظمیں شامل ہیں۔ ان کی بات میں بعد میں کروں گا۔ پہلے غزلوں کا ذکر ہو جائے۔

جونؔ کے آفاقی اور کائناتی رویوں کی کئی نمائندہ مثالیں دیکھیے۔

کون آشوب گرِ دیر و حرم ہے آخر
جو یہاں ہے نہ وہاں ہے تننا ھُو یا ھُو

کس نے دیکھا ہے مکاں اور زماں کو یارا!
نہ مکاں ہے نہ زماں ہے تننا ھُو یا ھُو

ہے یہ قصہ کتنا اچھا، پر میں اچھا سمجھوں تو
ایک تھا کوئی جس نے یک دَم یہ دنیا پیدا کی تھی

زمین تو کچھ بھی نہیں، آسماں تو کچھ بھی نہیں
اگر گمان نہ ہو، درمیاں تو کچھ بھی نہیں

جونؔ کے سماجی رویے ''لیعنی'' میں مزید پختہ ہوئے ہیں۔ حالانکہ ''شاید'' میں خاص طور پر اپنے پیش لفظ میں اشتراکی اور بائیں بازو کے رویوں کا بہت فصیح و بلیغ ذکر کر چکے تھے جو پھر ساری زندگی ان کے مضبوط رویوں کی حیثیت سے باقی رہے۔ ''لیعنی'' کی غزلوں سے چند اشعار پر غور کیجیے۔

یہ جو منعم ہیں انہیں کا تو ہے فتنہ سارا
اور دین ان کی دکاں ہے تننا ھُو یا ھُو

حق کے منکر ہیں، اناالحق کے بھی منکر، سو ہمیں
وہ سزا دیجیو جو دار و رسن پاس نہیں

جونؔ یہ جو وجود ہے، یہ وجود
کیا بنے گی اگر عدم نکلے

سماجی رویوں کی سب سے زیادہ واضح تصویر، جنسی معاملات اور شادی میں (ایک ہی بات ہے) نظر آتی ہے۔ ''لیعنی'' میں جونؔ نے ''ناف پیالہ'' کی اصطلاح وضع کی اور اُسے

Marfat.com

غزلوں میں خوب برتا۔ جونؔ کی LIBIDO شعر میں ایسی شدّت کی مستحق تھی:

یار کا ناف پیالہ تو بلا ہے یاراں
حشر محشر طلباں ہے تمنا ھُو یا ھُو

ہے مرا یہ ترا پیالۂ ناف
اس سے تُو غیر کو پلائیو مت

کیا بھلا ساغرِ سفال کہ ہم
ناف پیالے کو جام کر رہے ہیں

ناف پیالہ نہ آپ چھلکائیں
اس کو ہم پر حلال تو رکھیے

جون نے ''وہ پیالہِ ناف'' کو ردیف بنا کر پوری غزل کہہ ڈالی۔ (ملاحظہ کیجیے صفحہ ۱۰۱)

جونؔ کے سماجی رویوں ہی میں اُن کا نظریہ عشق بھی شامل ہے۔ محبوب سے تعلق کے معاملے میں میرؔ کے نہایت عقیدت مند ہونے کے باوجود غالبؔ کی معشوق فریبی، عشقِ جسمانی اور عشق میں نرگسیت سے قریب رہے۔

ہائے جانانہ کی مہماں داریاں
اور مجھ دل کی بدن آزاریاں

ڈھا گئیں دل کو تری دہلیز پر
تیری قتالہ......سرینیں...... بھاریاں

اُف شکن ہائے شکم، جانم تری
کیا کٹاریں ہیں' کٹاریں کاریاں

یہ میرا جوشِ محبت فقط عبارت ہے
تمہاری چمپئی رانوں کو نوچ کھانے سے

''دلیعنی'' میں شامل نظموں میں سے میں دو نظموں ''درختِ زرد'' اور ''والایتِ خابیاں'' کو جونؔ کی عظیم نظموں میں شمار کرتا ہوں۔ میرے خیال میں جونؔ کی آخری عظیم نظم ''درختِ زرد''

Marfat.com

ہے۔ جس میں اپنے بیٹے زریون کو اپنے لڑکپن اور اپنے مزاج کے بارے میں بتا رہے ہیں:

میں اپنے شہر کا سب سے گرامی نام لڑکا تھا
میں بے ہنگام لڑکا تھا، میں صد ہنگام لڑکا تھا
مرے دَم سے غضب ہنگامہ رہتا تھا محلّوں میں
میں حشر آغاز لڑکا تھا، میں حشر انجام لڑکا تھا
مرے ہندو مسلماں سب مجھے سر پر بٹھاتے تھے
انھی کے فیض سے معنی مجھے معنی سکھاتے تھے
سخن بہتا چلا آتا ہے بے باعث کے ہونٹوں سے
وہ کچھ کہتا چلا آتا ہے بے باعث کے ہونٹوں سے
میں اشرافِ کمینہ کار کو ٹھوکر پہ رکھتا تھا
سو، میں محنت کشوں کی جوتیاں منبر پہ رکھتا تھا

''ولایتِ خالیاں'' بلاشبہ اُردو کی چند عظیم نظموں میں شمار کی جانا چاہیے۔ فیض صاحب کی ''ملاقات'' ہی کی طرح ''ولایتِ خالیاں'' ایک مکمل استعارہ ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ ''ملاقات'' ایک مکمل پینٹنگ ہے تو جونؔ کی نظم ''ولایتِ خالیاں'' ایک SHORT FILM ہے جس میں اس شہر کی سیر کرائی گئی ہے جہاں کے تمام باشندے خواب کی حالت میں ہیں۔ افلاطون کا تاریک غار میں زنجیروں سے بندھے قیدیوں کا استعارہ یاد آتا ہے۔ اس غار میں خارجی دنیا کی پرچھائیاں ہی ان قیدیوں کے لیے وجودِ خارجی کی واحد جھلک ہیں۔ جونؔ کی ''ولایتِ خالیاں'' اُن کے عدم معنویت، جبریت اور عبثیت کا عمیق استعارہ بنتی ہے۔ لمبی نظم ہے، ایک ایک سطر سمجھنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف آخری چند سطریں:

''یہاں اجناس کے سرمحکمے کے حکم کی رُو سے، ہر اک ماکول اور مشروب میں
خواب آور ادویّہ کی آمیزش ضروری ہے نہیں تو پھر سزا ہے
الغرض، مقصد جو ہے، یہ ہے کہ سارے لوگ اپنے ہوش سے عاری ہیں
اور صرف بے ہوشی میں سرگرم اور طرفہ کار، پُر احوال، پُر اطوار ہوں

Marfat.com

اس ماجرا آگئیں ولایت کی تمام دانش وبنیش ، تمام فرّخی فرہنگ
ہر فرّ و فروزانی، فزایش کا جو سرچشمہ ہے، وہ خوابیدہ روزی اور بس خوابیدہ گردی ہے

فسوں افسانگی، خاموش آوازوں کا شور اور نیم روشن گردوپیش
ابہام کی سمتیں، ہیولے، تیزرَہ اندیشی......
کسے معلوم کیا؟ شاید ایسا ہو کہ ہماری بُود اِک خواب و فُسونِ جاودانہ ہو
سبھی کچھ اک فریبائی...... فریبائی ہو''......
لیجیے جونؔ کی غزلیں، نظمیں پڑھیے۔

سیّد ممتاز سعید

Marfat.com

''جونؔ سحر تو ہو گئی''

''یعنی''، جونؔ ایلیا کا اہم شعری مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ اُن کا خود کا مرتب کردہ ہے۔ مجھے اس کی ترتیب میں اُن کی معاونت کا شرف حاصل ہوا۔ اس مجموعہ کو ۱۹۹۶ء میں منظرِ عام پر آنا تھا لیکن جونؔ بھائی کی متلون مزاجی کے باعث یہ ممکن نہ ہو سکا بالآخر یہ اُن کی وفات کے بعد ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔

یہ مجموعہ اُن کے پہلے شعری مجموعہ ''شاید'' کی اشاعت کے ۱۳ سال بعد شائع ہوا۔ اس کی اشاعت جونؔ ایلیا کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی۔ اُن کی شدید حساس طبیعت اس مجموعہ کے متعلق اُن کو طرح طرح کے مغالطوں اور وسوسوں میں مبتلا رکھتی تھی کیونکہ اس سے قبل اُن کے معرکتہ الآرا مجموعہ ''شاید'' نے ان کی شعری جہت کو جو دوام بخشا تھا اُس نے اُن کو اس خوف میں مبتلا کر دیا تھا کہ آیا وہ اپنے اس آنے والے مجموعہ میں لوگوں کی توقعات پر پورا اتر سکیں گے؟ یہ وہ احساس تھا جو اس مجموعہ کی تاخیر کا ایک بڑا سبب تھا۔

وہ اکثر اپنے قریبی واقف کاروں کو اس کا مسودہ دکھا کر سوال کرتے:

''جانی! کیا ''شاید'' سے بہتر ہے؟''

''جانی! کیا ''شاید'' کو پچھاڑ دے گی؟''

کس قدر عجیب بات تھی، خالق خود اپنی ہی تخلیق سے خوفزدہ تھا۔

جونؔ ہی تو ہے جونؔ کے درپے
میرؔ کو میرؔ ہی سے خطرہ ہے

تاخیر کا دوسرا بڑا سبب اس مجموعہ کا دیباچہ تھا، جسے وہ ایک ادبی شہ پارہ کے طور پر تخلیق

Marfat.com

کرنا چاہ رہے تھے۔ اکثر شام کو وہ کاغذوں کا پلندہ ہاتھوں میں لے کر بیٹھ جاتے اور مجھ پر حکم صادر کرتے "بیٹا لکھو! میرے بابا، میرے عالیشان بابا......"

اُس دیباچہ کو انہوں نے کئی بار تحریر کروانا چاہا لیکن بات چند صفحات سے آگے بڑھ نہ پاتی۔ چار پانچ صفحوں کے بعد وہ میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے جن میں یہ سوال ہوتا کہ "کیا کچھ بات بنی؟" لیکن میرے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر کچھ کہہ نہ پاتے۔

اِس روزانہ کی مشق سے ہم دونوں اُکتا چکے تھے، آخر ایک دن میں نے تنگ آ کر اُن سے کہہ دیا۔

"جونؔ بھائی! اس دیباچہ کو رہنے دیں۔ آپ جو کچھ کہنا چاہ رہے ہیں وہ آپ "شاید" کے دیباچہ میں لکھ چکے ہیں۔ آپ کے بابا وہی ہیں، آپ کے بھائی وہی ہیں۔ یہ دُرست ہے کہ لوگ آپ کی نثر کے دلدادہ ہیں لیکن اب یہ سب تکرار معلوم ہوگا۔ لوگ آپ کی شاعری سے لُطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اُن کو آپ کے مجموعہ کا شدت سے انتظار ہے۔ آپ کیوں اس دیباچہ کی وجہ سے اس مجموعہ کو التوا میں ڈال رہے ہیں۔"

مجھے پہلی دفعہ جونؔ بھائی ایک تھکے ہارے آدمی معلوم ہوئے۔ کافی دیر مجھے انجانی نگاہوں سے دیکھتے رہے اور پھر گویا ہوئے "ٹھیک ہے جانی! اگر تُو ایسا سمجھتا ہے تو میں یہ دیباچہ نہیں لکھواتا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کوئی مجھ پر صرف دو صفحات تحریر کر دے۔ میرا خیال ہے یہ ذمہ داری شکیل عادل زادہ ادا کر سکتے ہیں، جیسا کہ انہوں نے مجھ کو ۱۹۵۷ء سے اب تک دیکھا۔" مگر وہ اپنی مصروفیات کے باعث یہ ذمہ داری ادا نہ کر پائے اور جون بھائی اس جہان سے سدھار گئے۔

اس مجموعہ کی اشاعت نے مختلف قیاس آرائیوں کو جنم دیا۔ جونؔ ایلیا کے کلام کا غائب ہونا، دیباچہ کا نہ ہونا، اُس کی ضخامت اور متن کا وہ نہ ہونا جس کی توقع کی جا رہی تھی۔

اِن تمام باتوں سے قطع نظر میرا موقف یہ تھا کہ اس مجموعہ میں موجود غزلوں کے مکمل اشعار شائع ہونا چاہیے جن کی تعداد لگ بھگ (۷۵) کے قریب ہے۔ اُن میں بعض اشعار*

---

* ان اشعار کے ساتھ (+) کا نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ اشعار اضافی ہیں۔

Marfat.com

بے حد اہم اور مشہور ہیں ۔ ان اشعار کی اس مجموعہ میں غیر موجودگی قابلِ تعجب تھی ۔

اس سلسلے میں میں نے محترم سید حسن عابد، محترم ڈاکٹر محمد علی صدیقی اور محترم سیّد ممتاز سعید (شمن بھائی) سے رابطہ کیا اور ان اشعار کا تذکرہ کیا ۔ ان محترم حضرات نے اشعار کو دیکھ کر میری رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ اِن اشعار کو اس مجموعہ میں ضرور شامل ہونا چاہیے ۔ یہ ان حضرات کا عطا کردہ حوصلہ ہی تھا کہ میں نے اس مجموعہ کو ان اشعار کے ساتھ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ پچھلے شائع شدہ ایڈیشن میں موجود غلطیوں کو دُور کرنے کی سعی کی گئی ہے ۔ صفحہ ۱۳۲ پر موجود چوتھے شعر کو مکمل کیا گیا ہے اور بعض اشعار میں معمولی قطع و برید کی گئی ہے ۔

اُمید ہے جوؔن ایلیا کے بے شمار چاہنے والے میری اس کوشش کو سراہیں گے اور مکمل متن سے لطف اندوز ہوں گے ۔

خالد احمد انصاری

۱۵ویں مارچ ۲۰۰۷ء

رابطہ:Jaun_elia@yahoo.com

Marfat.com

○

وہ یقیں ہے نہ گماں ہے تتنا ھُو یاھُو
جانِ جانانِ جہاں ہے تتنا ھُو یاھُو

کون آشوب گرِ دیر و حرم ہے آخر
جو یہاں ہے نہ وہاں ہے تتنا ھُو یاھُو

کس نے دیکھا ہے مکاں اور زماں کو یارا!
نہ مکاں ہے نہ زماں ہے تتنا ھُو یاھُو

میں نے معنی میں نہ پائے کوئی معنی یعنی
لفظ ہی مآلِ زباں ہے تتنا ھُو یاھُو

میں جو اک فاسق و فاجر ہوں جو زندیق ہوں
رمزِ "حق" مجھ میں نہاں ہے تتنا ھُو یاھُو

Marfat.com

حذر اربابِ ''کلیسا'' کہ یہ معمورہَ تو
سر دم اہرمناں ہے تتنا ھُو یاھُو

کیا بھلا سُودوزیاں، سُودوزیاں کیا معنی
کچھ نہ ارزاں نہ گراں ہے تتنا ھُو یا ھُو

زندگی کیا ہے میاں جان بھلا! کیا کہیے
شاید اک اپنا سماں ہے تتنا ھُو یاھُو

سینہَ وقت قیامت کا ہے چھلنی لیکن
نہ کمیں ہے نہ کماں ہے تتنا ھُو یاھُو

مفلساں! دل سے خداوند تمھارے پہ دُرود
کیا ہی روزینہ رساں ہے تتنا ھُو یاھُو

یہ جو منعم ہیں انھیں کا تو ہے فتنہ سارا
اور دین ان کی دکاں ہے تتنا ھُو یاھُو

شام فرقت کی ہے اور موجِ شمالِ سرسبز
میرے سینے میں وزاں ہے تتنا ھُو یاھُو

Marfat.com

یار کا ناف پیالہ تو بلا ہے یاراں
حشر محشر طلباں ہے تننا ھُو یاھُو

وہ مری جان، مری جان شکم رقّاصہ
کیا ہی وجد آورِ جاں ہے تننا ھُو یاھُو

خُون ہی تھوک رہا ہوں میں بچھڑ کے اس سے
وہی تو رنگ رساں ہے تننا ھُو یاھُو

دُھول اُڑتی ہے مری جان مرے سینے میں
دل مرا دشت فشاں ہے تننا ھُو یاھُو

جونؔ، میں جو ہوں کہاں ہوں، مجھے بتلا تو سہی
جون تو مجھ میں تپاں ہے تننا ھُو یاھُو

Marfat.com

○

کفِ سفیدِ سرِ ساحلِ تمنّا ہے
اور اس کے بعد سرابوں کا ایک دریا ہے

یہ آرزو کا فُسوں زارِ جاودانہ کیا
نہ آرزو، نہ فُسوں زارِ جاودانہ ہے

ہے کب سے پردۂ آواز کو سکوتِ ہَوس
سکوت پردۂ آواز کو ترستا ہے

ہے درمیانہ ازل ہی سے ایک ترکِ سخن
پر اِک سخن جو ازل ہی سے درمیانہ ہے

یہ خاک داں ہے بس اک روزنہ توہّم کا
یہ روزنہ ہی توہّم کا ایک توشہ ہے

Marfat.com

نہ جانے کب سے اُن آشوب ہے سوالوں کا
مگر سوال تو یہ ہے کہ مسئلہ کیا ہے

نہ پوچھ حالتِ جاں کاہِ تندیِ پرواز
تکانِ بال و پرِ جاں ہی راحت افزا ہے

وہ جانِ خلوتِ ممکن ہے دل کے پہلو میں
اور ایک حشرِ مُرادِ محال برپا ہے

ہے اس کا نافِ پیالہ غضب کہ مت پوچھو
کہ اس کی ایک جھلک اِک بلا کا نشّہ ہے

Marfat.com

○

تُو نے مستیِ وجود کی کیا کی
غم میں بھی تھی جو اِک خوشی کیا کی

ناز بردارِ دل براں اے دل
تو نے خود اپنی دل بَری کیا کی

آ گیا مصلحت کی راہ پہ تو
اپنی ازخود گذشتگی کیا کی

رہروِ شامِ روشنی تو نے
اپنے آنگن کی چاندنی کیا کی

تیرا ہر کام اب حساب سے ہے
بے حسابی کی زندگی کیا کی

Marfat.com

یُوں ہی پھرتا ہے تو جو راہوں میں
دل محلّے کی وہ گلی کیا کی

اِک نہ اِک بات سب میں ہوتی ہے
وہ جو اِک بات تجھ میں تھی، کیا کی

جل اُٹھا دل، شمالِ شام مرا
تُو نے بھی میری دل دہی کیا کی

نہیں معلوم ہو سکا دل نے
اپنی اُمیدِ آخری کیا کی

جونؔ دنیا کی چاکری کر کے
تُو نے دل کی وہ نوکری کیا کی

(+) اس کی محرم کی جو نشانی تھی
وقت تُو نے وہ الگنی کیا کی

(+) نہیں کوئی خوشی بدل جس کا
تُو نے دل کی وہ ناخوشی کیا کی

Marfat.com

○

حسرتِ رنگ آئی تھی، دل کو لگا کے لے گئی
یاد تھی، اپنے آپ کو یاد دلا کے لے گئی

خیمہ گہِ فراق سے خیمہ گہِ وصال تک
ایک اُداس سی ادا مجھ کو منا کے لے گئی

ہجر میں جل رہا تھا میں اور پگھل رہا تھا میں
ایک خنک سی روشنی مجھ کو بُجھا کے لے گئی

ایک شمیمِ پُر خیال شہرِ خیال سے ہمیں
خواب دکھا کے لائی تھی، خواب دکھا کے لے گئی

Marfat.com

دل کو بس اک تلاش تھی بے سروکارِ دشت و دَر
ایک مہک سی تھی کہ بس رنگ میں لا کے لے گئی

یاد، خراب و خستہ یاد، بے سروسازو نا مراد
جانے قدم قدم کہاں مجھ کو چلا کے لے گئی

یار، خزاں تھا میں، ایسی فضائے زرد میں
نکہتِ یادِ سبز فام مجھ کو خود آ کے لے گئی

دشتِ زیان و سُود میں بُود میں اور نبود میں
محملِ نازِ عشوہ گر مجھ کو بٹھا کے لے گئی

محفلِ رنگِ طَور میں خونِ جگر تھا چاہیے
وہ مری نوش لب مجھے زہر پلا کے لے گئی

سیل حقیقتوں کے تھے، دل تھا کہ میں کہاں ٹلوں
اور گماں کی ایک رَو آئی اور آ کے لے گئی

تو کبھی سوچنا بھی مت تو نے گنوا دیا مجھے
مجھ کو مرے خیال کی موج بہا کے لے گئی

Marfat.com

صرصرِ وقت لے گئی ان کو اڑا کے ناگہاں
اور نہ جانیے کہاں ان کو اڑا کے لے گئی

موجِ شمالِ سبز فام قریۂ درد سے مجھے
جادہ بہ جادہ، کُو بہ کُو، دُھوم مچا کے لے گئی

(+) نغمہ گرانِ روز و شب، کھا گئے مات العجب
یعنی نفس کی نغمگی زخم نوا کے لے گئی

(+) گفت و شنو کا دَم بھلا کِس کو مِلا جو پوچھتا
شوخ سی ایک شکل تھی، بس وہ جگا کے لے گئی

(+) جونؔ پہ جس پری کا تھا اوّلِ شوق سے اثر
کل دلِ شب میں وہ پری اُس کو اُڑا کے لے گئی

Marfat.com

○

لب ترے ہشت اور ترے پستان، ہشت
ہشت جاناں جان، جاناں جان، ہشت

تجھ سے بڑھ کر وہم ہے تیرا خدا
ہشت اے انسان، اے انسان، ہشت

ہشت اے حالِ گماں، سوزِ وجُوب
اے گماں سامانِ امکان، ہشت

بیچ میں کیا ہے؟ فقط شرمِ وجود
ران ازل کی اور ابد کی ران، ہشت

میں تمھیں خاطر میں لاتا ہی نہیں
ہشت اے دُشوار، اے آسان، ہشت

Marfat.com

○

زمیں تو کچھ بھی نہیں، آسماں تو کچھ بھی نہیں
اگر گمان نہ ہو، درمیاں تو کچھ بھی نہیں

حریمِ جاں میں ہے اک داستاں سراپۂ حال
خوش اُس کا حال، مگر داستاں تو کچھ بھی نہیں

دُرونیانِ تسلّی سے تُو ملا ہے کبھی؟
عذابِ حسرتِ بیرونیاں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

سہے ہیں میں نے عجب کرب سُود مندی کے
گِلہ ہے تجھ کو زیاں کا، زیاں تو کچھ بھی نہیں

کسے خبر سرِ منزل جو دل نے حال سہے
اذیّت سفرِ رایگاں تو کچھ بھی نہیں

نہیں ہے مجھ سا زباں داں کوئی زمانے میں
جو میرا غم ہے، وہ یہ ہے، زباں تو کچھ بھی نہیں

ہے جونؔ قافلہ و راحلہ میں شور بپا
یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے، وہاں تو کچھ بھی نہیں

(+)
حسابِ پیش و پسِ ذات کر رہا تھا میں
نہ جانے کِس نے کہا درمیاں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

○

ترے خواب بھی ہُوں گنوا رہا، ترے رنگ بھی ہیں بکھر رہے
یہی روز و شب ہیں تو جانِ جاں یہ وظیفہ خوار تو مر رہے

وہی روزگار کی محنتیں کہ نہیں ہے فرصتِ یک نفَس
یہی دن تھے کام کے اور ہم کوئی کام بھی نہیں کر رہے

ہمیں شکوا تیری ادا سے ہے ترے چشمِ حال فزا سے ہے
کہ دریچہ آگے بھی ہم ترے یونہی بے نشاطِ ہُنر رہے

مرا دل ہے خوں کہ ہوا یہ کیا ترے شہرِ ماجرا خیز کو
نہ وہ ہوش ہے نہ خروش ہے، نہ وہ سنگ ہیں نہ وہ سر رہے

Marfat.com

ہے مقابلے کی حریف کو بہت آرزو مگر اس طرح
کہ ہمارے ہاتھ میں دم کو بھی کوئی تیغ ہو، نہ سپر رہے

عجب ایک ہم نے ہُنر کیا، وہ ہُنر بطورِ دِگر کیا
کہ سفر تھا دُور و دراز کا، سو ہم آ کے خود میں ٹھہر رہے

یہاں رات دن کا جو رن پڑا تو گِلہ یہ ہے کہ یہی ہوا
رہے شہر میں وہی معتبر جو اِدھر رہے نہ اُدھر رہے

ہیں عجیب سایے سے گام زن کہ فضائے شہر ہے پُرفتن
نہیں شام یہ رہ و رسم کی، جو ہے گھر میں اپنے وہ گھر رہے

Marfat.com

○

بے قراری سی بے قراری ہے
وصل ہے اور فراق طاری ہے

(+) شوقِ کی اِک اُمیدواری ہے
ورنہ کِس کو خبر ہماری ہے

جو گذاری نہ جاسکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گذاری ہے

بِکھرے کیا ہوئے کہ لوگوں پر
اپنا سایہ بھی اب تو بھاری ہے

بِن تمھارے کبھی نہیں آئی
کیا مِری نیند بھی تمھاری ہے

آپ میں کیسے آؤں میں تجھ بِن
سانس جو چل رہی ہے، آری ہے

Marfat.com

اس سے کہیو کہ دل کی گلیوں میں
رات دن تیری انتظاری ہے

ہجر ہو یا وصال ہو...... کچھ ہو
ہم ہیں اور اس کی یادگاری ہے

اک مہک سمتِ دل سے آئی تھی
میں یہ سمجھا تری سواری ہے

حادثوں کا حساب ہے اپنا
ورنہ ہر آن سب کی باری ہے

خوش رہے تو کہ زندگی اپنی
عمر بھر کی اُمیدواری ہے

(+) برہمن ! میرا وہ بُتِ نازک
سارے ہندوستاں پہ بھاری ہے

(+) دل و دنیا میں وصل کیونکر ہو
اِک ہزاری ہے' اِک بزاری ہے

(+) نہیں مطلب کہن سنن تجھ سے
زندگی ہے تو بے قراری ہے

Marfat.com

○

کیسا دل اور اس کے کیا غم جی
یونہی باتیں بناتے ہیں ہم جی

کیا بھلا آستین اور دامن
کب سے پلکیں بھی اب نہیں نم جی

اس سے اب کوئی بات کیا کرنا
خود سے بھی بات کیجیے کم کم جی

دل جو تھا کیا تھا ایک محفل تھا
اب ہے درہم جی اور برہم جی

Marfat.com

بات بے طور ہوگئی شاید
زخم بھی اب نہیں ہیں مرہم جی

ہار دنیا سے مان لیں شاید
دل ہمارے میں اب نہیں دَم جی

آپ سے دل کی بات کیسے کہوں
آپ ہی تو ہیں دل کے محرم جی

ہے یہ حسرت کہ ذبح ہوجاؤں
ہے شکن اس شکم کی ظالم جی

کیسے آخر نہ رنگ کھیلیں ہم
دل لہو ہو رہا ہے جانم جی

ہے خرابۂ حُسینیہ اپنا
روز مجلس ہے اور ماتم جی

وقت دَم بھر کا کھیل ہے اس میں
بیش از بیش ہے کم از کم جی

Marfat.com

ہے ازل سے ابد تلک کا حساب
اور بس ایک پل ہے پیہم جی

بے شکن ہوگئی ہیں وہ زلفیں
اس گلی میں نہیں رہے خم جی

دشتِ دل کا غزال ہی نہ رہا
اب بھلا کس سے کیجیے رَم جی

کیجیے ، خوب کیجیے برباد (+)
اپنے شہروں کو آپ جَم جَم جی

Marfat.com

○

بہت دل کو کُشادہ کر لیا کیا
زمانے بھر سے وعدہ کر لیا کیا

تو کیا سچ مچ جدائی مجھ سے کرلی
تو خود اپنے کو آدھا کر لیا کیا

ہُنر مندی سے اپنی دل کا صفحہ
مری جاں، تم نے سادہ کر لیا کیا

جو یک سر جان ہے، اُس کے بدن سے
کہو کچھ استفادہ کر لیا کیا

Marfat.com

بہت کترا رہے ہو مُغ بچوں سے
گناہِ ترکِ بادہ کر لیا کیا

یہاں کے لوگ کب کے جا چکے ہیں
سفر جادہ بہ جادہ کر لیا کیا

اُٹھایا اک قدم تو نے نہ اس تک
بہت اپنے کو ماندہ کر لیا کیا

تم اپنی کج کُلاہی ہار بیٹھیں؟
بدن کو بے لبادہ کر لیا کیا

بہت نزدیک آتی جا رہی ہو
بچھڑنے کا ارادہ کر لیا کیا

کسی کو اپنی اپنے آپ ہی میں
زیادہ سے زیادہ کر لیا کیا

Marfat.com

○

(۷)

ابھی فرمان آیا ہے وہاں سے
کہ ہٹ جاؤں میں اپنے درمیاں سے

سمجھ میں زندگی آئے کہاں سے
پڑھی ہے یہ عبارت درمیاں سے

یہاں جو ہے تنفّس ہی میں گم ہے
پرندے اُڑ رہے ہیں شاخِ جاں سے

دریچہ باز ہے یادوں کا اور میں
ہوا سنتا ہوں پیڑوں کی زباں سے

زمانہ تھا وہ دل کی زندگی...... کا
تری فرقت کے دن لاؤں کہاں سے

Marfat.com

تھا اب تک معرکہ باہر کا...... درپیش
ابھی تو گھر بھی جانا ہے یہاں سے

فلاں سے تھی غزل بہتر فلاں کی
فلاں کے زخم اچھے تھے فلاں سے

خبر کیا دوں میں شہرِ رفتگاں کی
کوئی لوٹے بھی شہرِ رفتگاں سے

یہی انجام کیا تجھ کو ہوس تھا
کوئی پوچھے تو میرؔ داستاں سے

مکان و لامکاں کے بیچ ہے کیا (+)
جُدا جس سے مکاں ہے لامکاں سے

Marfat.com

○

شوق کا رنگ بُجھ گیا، یاد کے زخم بھر گئے
کیا مری فصل ہو چکی، کیا مرے دن گذر گئے

رہ گذرِ خیال میں دوش بدوش تھے جو لوگ
وقت کی گرد باد میں جانے کہاں بکھر گئے

شام ہے کتنی بے تپاک، شہر ہے کتنا سہم ناک
ہم نفَسو! کہاں ہو تم، جانے یہ سب کدھر گئے!

پاسِ حیات کا خیال ہم کو بہت بُرا لگا
پس بہ ہجومِ معرکہ جان کے بے سپر گئے

میں تو صفوں کے درمیاں کب سے پڑا ہوں نیم جاں
میرے تمام جاں نثار میرے لیے تو مر گئے

Marfat.com

آج کی شام ہے عجیب، کوئی نہیں مرے قریب
آج سب اپنے گھر رہے، آج سب اپنے گھر گئے

خوابِ طلائیِ خیال، دل کا زیاں تھا اور ملال
ہوش کے باوجود ہم خواب و خیال پر گئے

سمتِ زمرّدینِ دل خود سے ہے کیا بہت خجل
ہم جو گمانِ زرد میں گھر سے گئے نہ گھر گئے

تھا جو نفس نفس کارن اُس میں تھی شورشِ بزن
زخم بغیر واں سے ہم خون میں تر بہ تر گئے

شاہدِ شامِ واقعہ، صورتِ ماجرا ہے کیا
کتنے جتھے بکھر گئے، کتنے ہجوم مر گئے

رونقِ بزمِ زندگی! طُرفہ ہیں تیرے لوگ بھی
اک تو کبھی نہ آئے تھے، آئے تو روٹھ کر گئے

Marfat.com

خوش نفسانِ بے نوا، بے خبرانِ خوش ادا
تیرہ نصیب تھے مگر شہر میں نام کر گئے

آپ میں جونؔ ایلیا، سوچیے اب دھرا ہے کیا
آپ بھی اب سدھاریے، آپ کے چارہ گر گئے

Marfat.com

○

کتنے سوال اُٹھتے رہتے تھے، ان کے جوابوں کے تھے ہم
کس کا دل، کیسی دل داری، اپنے حسابوں کے تھے ہم

تھا وہ گماں کی روشنیوں میں روشنیوں کا ایک گماں
خواب کی اک رُوداد تھی ساری، خواب تھے خوابوں کے تھے ہم

جانے کون زمانے تھے وہ جن میں تھی دل کی گذران
لکھتے ہیں یوں اپنے کتبے جیسے کتابوں کے تھے ہم

Marfat.com

ہے یہ بادِ زرد کے چلنے سے کچھ پہلے کا مذکور
تھے اپنے رُخسار گلابی، اپنے گلابوں کے تھے ہم

تھی اک بے بنیاد تمنّا، اک بربادی بے شکوہ
جب تک تھے ہم بس یوں سمجھو، سخت عذابوں کے تھے ہم

اک دوپہر کا قصّہ ہے جب شہر وہ ہم نے چھوڑا تھا
اس کے بعد کچھ ایسی بیتی، شام شرابوں کے تھے ہم

کاش! کوئی رُوداد ہماری آن کے سُن جائے ہم سے
رنگ میں اس کے تیر رہے تھے اور سرابوں کے تھے ہم

Marfat.com

○

ایک خوشبو ہے کہ نسرین و سُمن پاس نہیں
جو چمن سے ہے، چمن کی ہے، چمن پاس نہیں

اُس کی زُلفوں کے ہر اک تار سے کہیو یہ صبا
تجھ میں اک اور بھی خم ہے جو شکن پاس نہیں

حق کے مُنکر ہیں، اناالحق کے بھی مُنکر، سو ہمیں
وہ سزا دیجیو جو دار و رسن پاس نہیں

عرض لایا ہوں یہی تجھ لبِ ندرت کے حضور
وہ سخن کیجیو مجھ سے جو سخن پاس نہیں

تیرے آغوش میں تیرا ہے وہ آغوش ہَوس
جو مرے رنگ بدن تیرے بدن پاس نہیں

کوچ ہے میرا طرف ارضِ خُتن کی یارو
اور غزالانِ ختن ہیں کہ ختن پاس نہیں

Marfat.com

○

ہنگامۂ نشاطِ طبیعت بھی جبر ہے
شاید کہ اختیار کی حالت بھی جبر ہے

ہے جبر التفات و عنایت کی آرزو
اور نازِ التفات وعنایت بھی جبر ہے

شکوا خدا غریب سے تم کو ہے، جاؤ بھی
اس کے لیے تو اس کی مشیت بھی جبر ہے

Marfat.com

آشفتگاں کو کون بتائے کہ دوستاں
آشوبِ ہاؤ ہُو کی یہ فرصت بھی جبر ہے

وہ جو تھا اپنا شوقِ فزوں جبر ہی تو تھا
یہ اپنا طرزِ حسنِ مروّت بھی جبر ہے

آسایشِ بقا کی ہوس جبر تھی، سو تھی
ہر لمحہ خودکشی کی سہولت بھی جبر ہے

ہم سے ہماری جنبشِ لب کا حساب کیا
ہے شکر جبر اور شکایت بھی جبر ہے

Marfat.com

○

مژہ خونیں تو چہرہ زرد نکلا
دل اس کرتب میں اپنے فرد نکلا

سبھی ویران تھے گھر اور گلیاں
کہیں سے اک سگِ ولگرد نکلا

ندا آئی کہ یہ شہرِ بلا ہے
پھر انبوہِ سگانِ زرد نکلا

میں نکلا تھا سُراغِ شہرِ دل کو
مگر واں دل ہی خود بے گرد نکلا

Marfat.com

حضورِ موے زیرِ ناف یہ دل
عجب کم بخت تھا، نا مرد نکلا

ہَوَس کا مجھ میں اک دوزخ تھا لیکن
شبِ اوّل میں بالکل سرد نکلا

بُھلایا اس نے کس کس کو نہ جانے
میاں، یہ دل بڑا بے درد نکلا

میں سچ مچ اس کو کر ڈالوں گا برباد
جو دشمن کا مرے ہم درد نکلا

اگرچہ جاہلِ مطلق تھا غالبؔ
پہ ہم میں سے کئی میں فرد نکلا

Marfat.com

○

بند باہر سے مری ذات کا دَر ہے مجھ میں
میں نہیں خود میں، یہ اک عام خبر ہے مجھ میں

اک عجب آمد و شُد ہے کہ نہ ماضی ہے نہ حال
جونؔ، برپا کئی نسلوں کا سفر ہے مجھ میں

ہے مری عمر جو حیران تماشائی ہے......
اور اک لمحہ ہے جو زیر و زَبَر ہے مجھ میں

کیا ترستا ہوں کہ باہر کے کسی کام آئے
وہ اک انبوہ کہ بس خاک بسر ہے مجھ میں

Marfat.com

ڈوبنے والوں کے دریا مجھے پایاب ملے
اس میں اب ڈوب رہا ہوں جو بھنور ہے مجھ میں

درودیوار تو باہر کے ہیں ڈھینے والے
چاہے رہتا نہیں میں، پر مرا گھر ہے مجھ میں

میں جو پیکار میں اندر کی ہوں بے تیغ و زِرہ
آخرش کون ہے جو سینہ سپَر ہے مجھ میں

معرکہ گرم ہے بے طور سا کوئی ہر دَم
نہ کوئی تیغ سلامت، نہ سپَر ہے مجھ میں

زخم ہا زخم ہوں اور کوئی نہیں خوں کا نشاں
کون ہے وہ جو مرے خون میں تر ہے مجھ میں

Marfat.com

○

نہ دو نوید، خوشِ انجام ڈر گئے ہیں یہاں
دلوں پہ وَصل کے صدمے گذر گئے ہیں یہاں

جُدا جُدا رہو یارو، جو عافیت ہے عزیز
کہ اختلاط کے جلسے بکھر گئے ہیں یہاں

ہے تیرے جبر میں وہ لطفِ اختیار کہ بس
تمام حکم دلوں میں اتر گئے ہیں یہاں

عجب طلسم ہے کچھ شہرِ سر شناسی کا
اُدھر جو پاؤں اُٹھے ہیں تو سر گئے ہیں یہاں

امیرِ شہر بہت ناسپاس ہے ترا شہر
ہوا ہے جشن تو چہرے اتر گئے ہیں یہاں

جو دوسروں کے تکلّم میں جان ڈالتے تھے
وہ لوگ اپنے ہی ہونٹوں پہ مر گئے ہیں یہاں

(+) ہیں صبح و شام عجب اجنبی سو ایسا ہے
کہ مجھ بغیر مرے دن گزر گئے ہیں یہاں

Marfat.com

○

روح پیاسی کہاں سے آتی ہے
یہ اُداسی کہاں سے آتی ہے

ہے وہ یک سر سُپردگی تو بھلا
بد حواسی کہاں سے آتی ہے

وہ ہم آغوش ہے تو پھر دل میں
نا سپاسی کہاں سے آتی ہے

Marfat.com

ایک زندانِ بے دلی اور شام
یہ صبا سی کہاں سے آتی ہے

تو ہے پہلو میں پھر تری خوشبو
ہو کے باسی کہاں سے آتی ہے

دل ہے شب سُوختہ، سوائے اُمید
تو نِدا سی کہاں سے آتی ہے

میں ہوں تجھ میں اور آس ہوں تیری
تو نِراسی کہاں سے آتی ہے

(+) میری دیوی چلی گئی ہے کہاں
اُس کی داسی کہاں سے آتی ہے

(+) تخلیہ دوستو ! مجھے ڈسنے
ایک ناگن بلا سی آتی ہے

Marfat.com

○

سارے رشتے بھلائے جائیں گے
اب تو غم بھی گنوائے جائیں گے

(+) جب بھی ہم خُوں رُلائے جائیں گے
رنگ میں مُسکرائے جائیں گے

جانیے کس قدر بچے گا وہ
اس سے جب ہم گھٹائے جائیں گے

اس کو ہوگی بڑی پشیمانی
اب جو ہم آزمائے جائیں گے

جونؔ یوں ہے کہ آج کے موسیٰ
آگ بس آگ لائے جائیں گے

Marfat.com

کیا غرض دورِ جام سے ہم کو
ہم تو شیشے چبائے جائیں گے

میری اُمید کو بجا کہہ کر
سب مرا دُکھ بڑھائے جائیں گے

کم سے کم تجھ گلی میں جانا نہ
دُھوم تو ہم مچائے جائیں گے

زخم پہلے کے اب مُفید نہیں
اب نئے زخم کھائے جائیں گے

وہ خدا ہو کہ آدم و ابلیس
سب کے سب آزمائے جائیں گے

شاخسارو! تمھارے سارے پرند
اک نفس میں اڑائے جائیں گے

Marfat.com

ہم جو اب تک کبھی نہ پائے گئے
کن زمانوں میں پائے جائیں گے

جمع ہم نے کیا ہے غم دل میں
اس کا اب سُود کھائے جائیں گے

شہر کی محفلوں میں ہم اور وہ
ساتھ اب کیوں بلائے جائیں گے

آگ سے کھیلنا ہے شوق اپنا
اب ترے خط جلائے جائیں گے

یہ نکمّے تمھارے کوچے کے
جانے کیا کچھ کمائے جائیں گے

ہے ہماری رسائی اپنے میں
ہم خود اپنے میں آئے جائیں گے

Marfat.com

ہم نہ ہو کر بھی شہرِ بُو دِش میں
آئے جائیں گے، جائے جائیں گے

مجھ سے کہتا تھا کل یہ شاہ بلوط
سارے سایے جلائے جائیں گے

ہوگا جس دن فنا سے اپنا وصال
ہم نہایت سجائے جائیں گے

(+) ہائے وہ جنگل اور ہم اور اب
نئے جنگل اُگائے جائیں گے

(+) تا سرائے شمالِ شامِ صبا
اب تو بس اپنے سایے جائیں گے

(+) آتشیں کوے دل ہے یخ بستہ
برف روب اب بُلائے جائیں گے

(+) جان سے دل کا معرکہ لڑنے
سب سے آگے پرائے جائیں گے

Marfat.com

○

خود سے ہم اک نفَس ہلے بھی کہاں
اُس کو ڈھونڈیں تو وہ مِلے بھی کہاں

غم نہ ہوتا جو کِھل کے مُرجھاتے
غم تو یہ ہے کہ ہم کِھلے بھی کہاں

خوش ہو سینے کی ان خراشوں پر
پھر تنفّس کے یہ صِلے بھی کہاں

Marfat.com

آ گہی نے کیا ہو چاک جسے
وہ گریباں بھلا سِلے بھی کہاں

اب تامّل نہ کر دلِ خود کام
روٹھ لے، پھر یہ سلسلے بھی کہاں

خیمہ خیمہ گزار لے یہ شب
بامداداں یہ قافلے بھی کہاں

آؤ،، آپس میں کچھ گلے کر لیں
ورنہ یوں ہے کہ پھر گلے بھی کہاں

Marfat.com

○

دل میں اور دنیا میں اب نہیں ملیں گے ہم
وقت کے ہمیشہ میں اب نہیں ملیں گے ہم

اپنی بے تقاضائی اپنی وضع ٹھہری ہے
حالِ پُر تقاضا میں اب نہیں ملیں گے ہم

بُود یا نبود اپنی اک گمان تھی اپنا
یعنی "یا" میں اور "یا" میں اب نہیں ملیں گے ہم

اب نہیں ملیں گے ہم کوچۂ تمنّا میں
کوچۂ تمنّا میں اب نہیں ملیں گے ہم

Marfat.com

ایک خواب تھا دیروز اک فُسون تھا امروز
اور کسی بھی فردا میں اب نہیں ملیں گے ہم

اب جنون ہے اپنا گوشہ گیرِ تنہائی
سو دیار و صحرا میں اب نہیں ملیں گے ہم

حرف زن نہ ہوں گے لب جاوداں خموشی میں
ہاں کسی بھی معنیٰ میں اب نہیں ملیں گے ہم

زندگی شتاباں ہے شہرِ خفتہ کی جانب
شہرِ شور و غوغا میں اب نہیں ملیں گے ہم

ایک حالِ بے حالی دل کا طَور ٹھیرا ہے
حالِ حالت افزا میں اب نہیں ملیں گے ہم

Marfat.com

○

رونق گرانِ کوچۂ جاناں چلے گئے
سامانیانِ بے سروساماں چلے گئے

تھیں رونقیں کبھی جو شبوں کی وہ اب کہاں
خوابیدہ گردِ شہرِ نگاراں چلے گئے

کر تہنیت قبول، ترے آستانے سے
دشوار تر تھے جو، بہت آساں چلے گئے

لب جُنبشی کی اور ہی صورت ہو اب کوئی
بزمِ نوا کے پردہ شناساں چلے گئے

اب آپ صبح و شام مسیحائی کیجیے
وہ چارہ نا پذیر، میاں جاں چلے گئے

Marfat.com

اب دیر باوروں کا کیا کیجیے سُراغ
وہ زُود باورانِ ادب داں چلے گئے

اے سمتِ عنبرینِ شبِ انتظارِ یار
وہ انتظاریانِ صد ارماں چلے گئے

اس کا بدن عجب ہَوَس انگیز ہے کہ ہے
ہم تو میاں چلے بھی گئے، ہاں چلے گئے

اُس ہندنی نے ایسی جفائیں کریں کہ بس
ہندو تھے ہم، سو ہو کے مسلماں چلے گئے

تھا جوؔن اس کا ناف پیالہ کہ مے کدہ
بس لڑکھڑا کے تشنہ لباناں چلے گئے

Marfat.com

○

ہے عجب تمھارا موسم دل و دیدہ رایگاناں
نہ وصالِ جان و جاناں، نہ فراقِ جان و جاناں

دمِ نیم شب سے پہلے نہ بکھر رہے یہ محفل
ہیں فروغِ شب کہاں گم وہ دراز داستاناں

نہیں جز غبار کچھ بھی ترے دامنِ فضا میں
ہوئے گم کہاں بیاباں وہ غبار کارواناں

وہ پسِ دریچہ کب سے ہے اس آرزو میں یارو
کہ جمے ذرا گلی میں صفِ طعنہ برزباناں

رہے جس کی جیب سایہ بھی تہی نہ روشنی سے
وہی زندگی کریں گے ترے شعلہ آشیاناں

مری جان تجھ سے اب بھی نہیں بے معاملہ میں
میں گِلہ کناں ہوں کب سے، ہیں کہاں گلہ رساناں

Marfat.com

○

شمشیر میری، میری سپر کس کے پاس ہے
دو میرا خود، پر، مرا سَر کس کے پاس ہے

درپیش ایک کام ہے ہمّت کا ساتھیو!
کسنا ہے مجھ کو، میری کمر کس کے پاس ہے

طاری ہو مجھ پہ کون سی حالت مجھے بتاؤ
میرا حسابِ نفع و ضرر کس کے پاس ہے

اے اہلِ شہر میں تو دُعا گوے شہر ہوں
لب پر مرے دعا ہے، اثر کس کے پاس ہے

داد و بِتد کے شہر میں ہونے کو آئی شام
خواہش ہے میرے پاس، خبر کس کے پاس ہے

پژ حال ہوں، پہ صورتِ احوال کچھ نہیں
حیرت ہے میرے پاس، نظر کس کے پاس ہے

Marfat.com

اک آفتاب ہے مری جیب نگاہ میں
پہنائیِ نمودِ سحر کس کے پاس ہے

قصّہ کشور کا نہیں کوشک کا ہے کہ ہے
دروازہ سب کے پاس ہے، گھر کس کے پاس ہے

مہمانِ قصر ہیں ہمیں کچھ رمز چاہییں
یہ پوچھ کے بتاؤ کھنڈر کس کے پاس ہے

اُتھلا سا ناف پیالہ ہماری نہیں تلاش
اے لڑکیو! بتاؤ بھنور کس کے پاس ہے

ناخن بڑھے ہوئے ہیں مرے، مجھ سے کر حذر
یہ جا کے دیکھ نیل کٹر کس کے پاس ہے

یارا جو ہے مزارۂ شہرِ حرامیاں
اس شہر کی کلیدِ ہنر کس کے پاس ہے

Marfat.com

○

اُٹھ سَمادھی سے دھیان کی، اٹھ چل
اس گلی سے گمان کی، اٹھ چل

مانگتے ہوں جہاں لہو بھی اُدھار
تو نے واں کیوں دکان کی، اٹھ چل

بیٹھ مت ایک آستاں پہ ابھی
عمر ہے یہ اٹھان کی، اٹھ چل

کسی بستی کا ہو نہ پابستہ
سیر کر اس جہان کی، اٹھ چل

دل ہے جس غم ہمیشگی کا اسیر
ہے وہ بس ایک آن کی، اٹھ چل

Marfat.com

جسم میں پاؤں ہیں ابھی موجود
جنگ کرنا ہے جان کی، اٹھ چل

تو ہے بے حال اور یہاں سازش
ہے کسی امتحان کی، اٹھ چل

ہیں مداروں میں اپنے سیّارے
یہ گھڑی ہے امان کی، اٹھ چل

کیا ہے پردیس کو جو دیس کہا
تھی وہ لکنت زبان کی، اٹھ چل

ہر کنارہ خرامِ موج تجھے
یاد کرتی ہے بان[1] کی، اٹھ چل

---

[1] امروہے کی ایک ندی۔

Marfat.com

○

ترے غرور کا حلیہ بگاڑ ڈالوں گا
میں آج تیرا گریبان پھاڑ ڈالوں گا

طرح طرح کے شگوفے جو چھوڑتا ہے تو
میں دل کا باغِ نمو ہی اُجاڑ ڈالوں گا

کہاں کا سیلِ ازل تا کنارگاہِ ابد
میں ہوں عدم، مَیں سبھی کو لتاڑ ڈالوں گا

بہت ادا سے تو گزرا ہے چشمہ ساروں سے
یہ سُن کہ راہ میں تیری مَیں باڑ ڈالوں گا

شگوفگی کی تری یاد جو دلاتے ہیں
میں ایسے سارے ہی پودے اُکھاڑ ڈالوں گا

Marfat.com

یہ طے کیا ہے کہ دریائے موجِ مستی کو
سرابِ دشتِ تپیدہ میں گاڑ ڈالوں گا

تمام نقشِ تمنّا فریب تھے، سو تھے
میں سارے نقشِ تمنّا بگاڑ ڈالوں گا

جو رشتہ ہے دل و جاں کا ہے سَر بہ سَر جھُوٹا
سو، میں تو اب دل و جاں میں دراڑ ڈالوں گا

جھنڈولے بالوں کی پُرفتنہ، اس سے کہہ دینا
میں اس کمین کو زندہ ہی گاڑ ڈالوں گا

مجھے تو اب اسے دنگل میں گندہ کرنا ہے
سو، میں اسے بُرے حالوں پچھاڑ ڈالوں گا

Marfat.com

○

زندانیانِ شام و سحَر خیریت سے ہیں
ہر لحہ جی رہے ہیں مگر خیریت سے ہیں

شہرِ یقیں میں اب کوئی دَم خَم نہیں رہا
دشتِ گماں کے خاک بسر خیریت سے ہیں

آخر ہے کون جو کسی پل کہہ سکے یہ بات
اللہ اور تمام بشر خیریت سے ہیں

ہے اپنے اپنے طور پہ ہر چیز اس گھڑی
مژگانِ خشک و دامنِ تر خیریت سے ہیں

Marfat.com

اب فیصلوں کا کم نظروں پر مدار ہے
یعنی تمام اہلِ نظر خیریت سے ہیں

پیروں سے آبلوں کا وہی ہے معاملہ
سودائیانِ حال کے سر خیریت سے ہیں

ہم جن گھروں کو چھوڑ کے آئے تھے ناگہاں
شکوے کی بات ہے، وہ اگر خیریت سے ہیں

لُو چل رہی ہے، محو ہے اپنے میں دوپہر
خاک اُڑ رہی ہے اور کھنڈر خیریت سے ہیں

ہم اہلِ شہر اپنے جوانوں کے درمیاں
جون! ایک معجزہ ہے اگر خیریت سے ہیں

برباد ہو چکا ہے ہُنر اِک ہُنر کے ساتھ
اور اپنے صاحبانِ ہُنر خیریت سے ہیں

Marfat.com

شکرِ خدا شہید ہوئے اہلِ حق تمام
بَرگستوان و تیغ و تبر خیریت سے ہیں

اب اُس کا قصرِ ناز کہاں اور وہ کہاں
بس دَر ہے اور بندۂ دَر خیریت سے ہیں

ہم ہیں کہ شاعری ہے ہمارے لیے عذاب
ورنہ تمام جوش و جگر خیریت سے ہیں

(+) شاعر تو دو ہیں میؔر تقی اور میر جوؔن
باقی جو ہیں وہ شام و سحر خیریت سے ہیں

Marfat.com

○

مے خانہ طرف آیا، یاراں! دل و جاں انگیز
وہ تشنہ لباں ہم دَم، تہ جُرعہ کشاں انگیز

پہنچا ہے میانِ شہر، بادل زدگانِ شہر
وہ عشرتیاں آشوب، وہ حسرتیاں انگیز

شوریدہ سَراں درپس، خونیں جگراں درپیش
گُل گشت کو نکلا ہے، وہ جانِ جہاں انگیز

حلقے میں در آیا ہے کیا کوئی فراغت دوست؟
ہے سخت براشفتہ، وہ محنتیاں انگیز

Marfat.com

خود مست ہے اور کتنا، تر دست ہے اور کیسا
وہ خود نگراں افگن، وہ منتظراں انگیز

ہے دَیر بھی فریادی، کعبہ بھی ہے زِنہاری
کس دُھوم سے آیا وہ، یزداں شِکناں انگیز

اے دل وہ بُتِ شنگل، کیا طُرفہ ادا ہوگا
میں ذکر سے جس کے ہوں، یاں مجلسیاں انگیز

کب تجھ کو دمکنا ہے، کب تجھ کو مہکنا ہے
اے رنگِ یقیں افروز، اے بوے گماں انگیز

Marfat.com

○

وہی حسابِ تمنّا ہے، اب بھی آجاؤ
وہی ہے سر وہی سودا ہے، اب بھی آجاؤ

جسے گئے ہوئے خود سے اب اک زمانہ ہوا
وہ اب بھی تم میں بھٹکتا ہے، اب بھی آجاؤ

وہ دل سے ہار گیا ہے پر اپنی دانش میں
وہ شخص اب بھی یگانہ ہے، اب بھی آجاؤ

میں خود نہیں ہوں کوئی اور ہے مرے اندر
جو تم کو اب بھی ترستا ہے، اب بھی آجاؤ

میں یاں سے جانے ہی والا ہوں اب مگر اب تک
وہی ہے گھر وہی حجرا ہے، اب بھی آجاؤ

Marfat.com

وہی کشاکشِ احساس ہے بہ ہر لمحہ
وہی ہے دل، وہی دنیا ہے، اب بھی آجاؤ

تمھیں تھا ناز بہت جس کی نام داری پر
وہ سارے شہر میں رُسوا ہے، اب بھی آجاؤ

یہاں سے ساتھ ہی خوابوں کے شہر جائیں گے
وہی جنوں، وہی صحرا ہے، اب بھی آجاؤ

مری شراب کا شہرہ ہے اب زمانے میں
سو یہ کرم ہے تو کس کا ہے، اب بھی آجاؤ

یہ طَور! جان جو ہے میری بد شرابی کا
مجھے بھلا نہیں لگتا ہے، اب بھی آجاؤ

کسی سے کوئی بھی شکوا نہیں مگر تم سے
ابھی تلک مجھے شکوا ہے، اب بھی آجاؤ

وہ دل کہ اب ہے لُہو تھوکنا ہُنر جس کا
وہ کم سے کم ابھی زندہ ہے، اب بھی آجاؤ

Marfat.com

نہ جانے کیا ہے کہ اب تک مرا خود اپنے سے
وہی جو تھا وہی رشتہ ہے، اب بھی آ جاؤ

وجود ایک تماشا تھا ہم جو دیکھتے تھے
وہ اب بھی ایک تماشا ہے، اب بھی آ جاؤ

ابھی صدائے جَرَس کا نہیں ہوا آغاز
غبار ابھی نہیں اُٹھا ہے، اب بھی آ جاؤ

ہے میرے دل کی گزارش کہ مجھ کو مت چھوڑو
یہ میری جاں کا تقاضا ہے، اب بھی آ جاؤ

کبھی جو ہم نے بڑے مان سے بسایا تھا
وہ گھر اجڑنے ہی والا ہے، اب بھی آ جاؤ

(+) میں لڑکھڑاتا ہوا موت کی طرف ہوں رواں
بس آخری ہے جو لمحہ ہے' اب بھی آ جاؤ

وہ جونؔ کون ہے جانے' جو کچھ نہیں سنتا
ہے جانے کون جو کہتا ہے، اب بھی آ جاؤ

Marfat.com

○

یہ پیہم تلخ کامی سی رہی کیا
محبت زہر کھا کر آئی تھی کیا

مجھے اب تم سے ڈر لگنے لگا ہے
تمھیں مجھ سے محبت ہوگئی کیا

شکستِ اعتمادِ ذات کے وقت
قیامت آ رہی تھی، آگئی کیا

مجھے شکوا نہیں بس پوچھنا ہے
یہ تم ہنستی ہو اپنی ہی ہنسی کیا

ہمیں شکوا نہیں اک دوسرے سے
منانا چاہیے اس پر خوشی کیا

پڑے ہیں ایک گوشے میں گماں کے
بھلا ہم کیا، ہماری زندگی کیا

Marfat.com

میں رُخصت ہو رہا ہوں، پر تمھاری
اداسی ہو گئی ہے ملتوی کیا

میں اب ہر شخص سے اُکتا چکا ہوں
فقط کچھ دوست ہیں، اور دوست بھی کیا

محبّت میں ہمیں پاسِ انا تھا
بدن کی اشتہاء صادق نہ تھی کیا

نہیں رشتہ سموچا زندگی سے
نہ جانے ہم میں ہے اپنی کمی کیا

ابھی ہونے کی باتیں ہیں، سو کر لو
ابھی تو کچھ نہیں ہونا، ابھی کیا

یہی پوچھا کیا میں آج دن بھر
ہر اک انسان کو روٹی ملی کیا

(+) یہ ربطِ بے شکایت اور یہ میں
جو شے سینے میں تھی وہ بُجھ گئی کیا

Marfat.com

○

جونؔ گذشتِ وقت کی حالتِ حال پر سلام
اس کے فراق کو دعا، اس کے وصال پر سلام

تیرا ستم بھی تھا کرم، تیرا کرم بھی تھا ستم
بندگی تیری تیغ کو، اور تری ڈھال پر سلام

سُود و زیاں کے فرق کا اب نہیں ہم سے واسطہ
صبح کو عرضِ کورنش، شامِ ملال پر سلام

اب تو نہیں ہے لذّتِ ممکنِ شوق بھی نصیب
روز و شبِ زمانۂ شوقِ محال پر سلام

Marfat.com

ہجر سوال کے ہیں دن، ہجر جواب کے ہیں دن
اس کے جواب پر سلام، اپنے سوال پر سلام

جانے وہ رنگ مستیِ خواب و خیال کیا ہوئی
عشرتِ خواب کی ثنا، عیشِ خیال پر سلام

اپنا کمال تھا عجب، اپنا زوال تھا عجب
اپنے کمال پر سلام اپنے زوال پر سلام

Marfat.com

○

وہ اپنے آپ سے بھی جدا چاہیے ہمیں
اُس کا جمال اس کے سوا چاہیے ہمیں

ہر لمحہ جی رہے ہیں دوا کے بغیر ہم
چارہ گرو ! تمہاری دعا چاہیے ہمیں

پھر دیکھیے جو حرف بھی نکلے زبان سے
اک دن جو پوچھ بیٹھیے کیا چاہیے ہمیں

جانا نہیں ہے گھر سے نکل کے کہیں مگر
ہر ماہ رُو کے گھر کا پتا چاہیے ہمیں

Marfat.com

کہنے کو حق نگر ہیں حقیقت ہے آرزو
سچ پوچھیے اگر تو خدا چاہیے ہمیں

ہم موجۂ شمیم کی صورت برہنہ ہیں
تُو رنگ بن کے آ کہ رِدا چاہیے ہمیں

اندازۂ صدائے جَرَس سے حُصول کیا
واماندگاں ہیں، دوشِ صبا چاہیے ہمیں

مدّت سے ہم کسی کو نہیں دے سکے فریب
اے شہرِ التفات، وفا چاہیے ہمیں

ہر آن آخری ہے مگر اس کے باوجود
اس آن بھی یقینِ فنا چاہیے ہمیں

Marfat.com

○

اے صبح! میں اب کہاں رہا ہوں
خوابوں ہی میں صَرف ہو چکا ہوں

سب میرے بغیر مطمئن ہیں
میں سب کے بغیر جی رہا ہوں

کیا ہے جو بدل گئی ہے دنیا
میں بھی تو بہت بدل گیا ہوں

گو اپنے ہزار نام رکھ لوں
پر اپنے سوا میں اور کیا ہوں

Marfat.com

میں جُرم کا اعتراف کر کے
کچھ اور ہے جو چُھپا گیا ہوں

میں اور فقط اسی کی خواہش
اخلاق میں جھوٹ بولتا ہوں

اک شخص جو مجھ سے وقت لے کر
آج آ نہ سکا تو خوش ہوا ہوں

ہر شخص سے بے نیاز ہو جا
پھر سب سے یہ کہہ کہ میں خدا ہوں

چرکے تو تجھے دیے ہیں میں نے
پر خون بھی میں ہی تھوکتا ہوں

رویا ہوں تو اپنے دوستوں میں
پر تجھ سے تو ہنس کے ہی ملا ہوں

Marfat.com

اے شخص! میں تیری جستجو سے
بے زار نہیں ہوں، تھک گیا ہوں

میں شام و سحر کا نغمہ گر تھا
اب تھک کے کراہنے لگا ہوں

کل پر ہی رکھو وفا کی باتیں
میں آج بہت بجھا ہوا ہوں

(+) کوئی بھی نہیں ہے مجھ سے نادم
بس طے یہ ہوا کہ میں بُرا ہوں

Marfat.com

○

مجھ کو آپ اپنا آپ دیجیے گا
اور کچھ بھی نہ مجھ سے لیجیے گا

آپ بے مثل، بے مثال ہوں میں
مجھ سوا آپ کس پہ ریجھیے گا

آپ جو ہیں ازل سے ہی بے نام
نام میرا کبھی تو لیجیے گا

آپ بس مجھ میں ہی تو ہیں، سو آپ
میرا بے حد خیال کیجیے...... گا

ہے اگر واقعی شراب حرام
آپ ہونٹوں سے میرے پیجیے گا

انتظاری ہوں اپنا میں دن رات
اب مجھے آپ بھیج دیجیے گا

Marfat.com

آپ مجھ کو بہت پسند آئیں
آپ میری قمیص سی جیے گا

دل کے رشتے ہیں جونؔ جھوٹ کہ سچ
یہ معمّا کبھی نہ بوجھیے...... گا

ہے مرے جسم و جاں کا ماضی کیا
مجھ سے بس یہ کبھی نہ پوچھیے گا

مجھ سے میری کمائی کا سرِ شام
پائی پائی حساب لیجیے گا

زندگی کیا ہے اک ہُنر کرنا
سو، قرینے سے زہر پیجیے گا

میں جو ہوں، جونؔ ایلیا ہوں جناب
اس کا بے حد لحاظ کیجیے گا

(+) ایک نکتہ نہ بھولیے گا کبھی
مرتے رہیے گا اور جی جیے گا

(+) ہوسِ جاوداں ہیں آپ مری
اب تو جُم جُم جناب جی جیے گا

Marfat.com

○

کوئی نہیں یہاں خموش، کوئی پکارتا نہیں
شہر میں ایک شور ہے اور کوئی صدا نہیں

آج وہ پڑھ لیا گیا جس کو پڑھا نہ جاسکا
آج کسی کتاب میں، کچھ بھی لکھا ہوا نہیں

اپنے سبھی گِلے بجا، پر ہے یہی کہ دل رُبا
میرا ترا معاملہ عشق کے بس کا تھا نہیں

خرچ چلے گا اب مرا کس کے حساب میں بھلا
سب کے لیے بہت ہوں میں، اپنے لیے ذرا نہیں

جایئے خود میں رایگاں اور وہ یوں کہ دوستاں
ذات کا کوئی ماجرا، شہر کا ماجرا نہیں

(+) جب وہ نگارِ سہسرام ہم سے ہوا تھا ہمکنار
کون بہار کا نہ تھا، کون بہار کا نہیں

(+) دل مری جان مان لو، آپ نے خودکشی تو کی
وہ فقط آسماں کا ہے، جو بھی زمین کا نہیں

(+) رسمِ وفا بدل چلیں، یاں سے کہیں نکل چلیں
کوئے ختن میں یار کی، اب وہ مزہ رہا نہیں

Marfat.com

سینہ بہ سینہ لب بہ لب ایک فراق ہے کہ ہے
ایک فراق ہے کہ ہے، ایک فراق کیا نہیں

اپنا شمار کیجیو اے مری جان! تو کبھی
میں نے بھی اپنے آپ کو آج تلک گِنا نہیں

تو وہ بدن ہے جس میں جان، آج لگا ہے جی مرا
جی تو کہیں لگا ترا، سُن، ترا جی لگا نہیں

نام ہی نام چار سو، ایک ہجوم رُوبرو
کوئی تو ہو مرے سوا، کوئی مرے سوا نہیں

اپنی جبین پہ میں نے آج دیں کئی بار دستکیں
کوئی پتا بھی ہے ترا، میرا کوئی پتا نہیں

(+) پوچھ تو واقعہ ہے کیا، دیکھ تو حادثہ ہے کیا
شام ہے اور شہر میں، گھر کوئی جل رہا نہیں

(+) ایک عجیب کربلا، صبح سے تھی وہاں بپا
عرصۂ دل میں شام تک، کوئی بچا بھی یا نہیں

(+) رشتہ وہ شوق کا جو تھا، شوق کی نذر ہو گیا
اب کوئی بے وفا نہیں، اب کوئی باوفا نہیں

Marfat.com

○

یہ جو سُنا اک، دن وہ حویلی یک سر بے آثار گری
ہم جب بھی سائے میں بیٹھے، دل پر اک دیوار گری

جوں ہی مڑ کر دیکھا میں نے، بیچ اٹھی تھی اک دیوار
بس یوں سمجھو میرے اوپر، بجلی سی اک بار گری

دھار پہ باڑ رکھی جائے اور ہم اس کے گھائل ٹھہریں
میں نے دیکھا اور نظروں سے ان پلکوں کی دھار گری

Marfat.com

گرنے والی اُن تعمیروں میں بھی ایک سلیقہ تھا
تم اینٹوں کی پوچھ رہے ہو، مٹّی تک ہموار گری

بیداری کے بستر پر میں ان کے خواب سجاتا ہوں
نیند بھی جن کی ٹاٹ کے اوپر خوابوں سے نادار گری

خوب ہی تھی وہ قومِ شہیداں، یعنی سب بے زخم و خراش
میں بھی اس صف میں تھا شامل وہ صف جو بے وار گری

ہر لمحہ گھمسان کا رن ہے، کون اپنے اوسان میں ہے
کون ہے یہ؟ اچھا تو میں ہوں، لاش تو ہاں اک یار گری

(+) میرے قلم کے نافرماں تھے سارے محمود اور ایاز
اچھا ہے اُن کے ہاتھوں سے بے حُکمی تلوار گری

(+) خشک و تر کیا اور نظر کیا اور فضاؤں کے پیکر کیا
لہروں کے سانچے سے نکل کر لہروں کی بوچھار گری

Marfat.com

○

جو زندگی بچی ہے اسے مت گنوایئے
بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے بُھول جایئے

ہر آن اک جدائی ہے خود اپنے آپ سے
ہر آن کا ہے زخم جو ہر آن کھایئے

تھی مشورت کہ ہم کو بسانا ہے گھر نیا
دل نے کہا کہ میرے در و بام ڈھایئے

تھوکا ہے میں نے خون ہمیشہ مذاق میں
میرا مذاق آپ ہمیشہ اُڑایئے

Marfat.com

ہرگز مرے حضور کبھی آیئے نہ آپ
اور آیئے اگر، تو خدا بن کے آیئے

اب کوئی بھی نہیں ہے کوئی دل محلّے میں
کس کس گلی میں جایئے اور غل مچایئے

اک طورِ دہ صدی تھا جو بے طور ہو گیا
اب جنتری بجایئے، تاریخ گایئے

اک لال قلعہ تھا جو میاں زرد پڑ گیا
اب رنگ ریز کون سے، کس جا سے لایئے

شاعر ہیں آپ یعنی کہ سستے لطیفہ گو
رشتوں کو دل سے رویئے، سب کو ہنسایئے

جو حالتوں کا دور تھا، وہ تو گذر گیا
دل کو جلا چکے ہیں، سو اب گھر جلایئے

Marfat.com

اب کیا فریب دیجیے اور کس کو دیجیے
اب کیا فریب کھائیے اور کس سے کھائیے

ہے یاد پر مدار مرے کاروبار کا
ہے عرض آپ مجھ کو بہت یاد آئیے

بس فائلوں کا بوجھ اُٹھایا کریں جناب
مصرع یہ جونؔ کا ہے اسے مت اُٹھائیے

Marfat.com

○

مجھے غرض ہے مری جان غُل مچانے سے
نہ تیرے آنے سے مطلب، نہ تیرے جانے سے

عجیب ہے مری فطرت کہ آج ہی مثلاً
مجھے سکون ملا ہے ترے نہ آنے سے

اک اجتہاد کا پہلو ضرور ہے تجھ میں
خوشی ہوئی ترے نا وقت مسکرانے سے

یہ میرا جوشِ محبت فقط عبارت ہے
تمھاری چمپئی رانوں کو نوچ کھانے سے

مہذّب آدمی پتلون کے بٹن تو لگا
کہ اِرتقا ہے عبارت بٹن لگانے سے

Marfat.com

○

تو اگر آئیو تو جائیو مت
اور اگر جائیو تو آئیو مت

پاسِ حالات ہے ضرور سو تو
مسکراؤ تو مسکرائیو مت

اک قیامت عذاب ہے یہ زمیں
تو اسے آسماں پہ ڈھائیو مت

جا رہے ہو تو جاؤ لیکن اب
یاد اپنی مجھے دلائیو مت

دل ہے خوابِ زمَردینِ خیال
تو اسے اب کبھی جگائیو مت

Marfat.com

ہے مرا یہ ترا پیالۂ ناف
اس سے تو غیر کو پلائیو مت

گوشہ گیرِ غبارِ دشتِ اُمید
تو کبھی اپنا گھر بسائیو مت

میری تو خود تجھی سے دُوری ہے
سو، مجھے تو گلے لگائیو مت

شبِ ظلمانیٔ سَحر ناپَید
مختصر داستاں سنائیو مت

یہ لُہو تُھوکنا ہے اک پیشہ
کوئی پیشہ وَری دکھائیو مت

کیا بھلا جُز خیال ہیں ہم تم
مجھ سے اپنے کو تو چھڑائیو مت

(+) تم عماری میں آئیو بَن میں
کسی لیلیٰ سے داد پائیو مت

جاودانی ہے بات لمحے کی
تو مجھے روز روز بھائیو مت

Marfat.com

دینِ دل میں جہاد ہے ممنوع
تو یونہی اپنا سر کٹائیو مت

ہیں یہ لمحات، جاوداں جانی
اپنی بے چینیاں دبائیو مت

شوق کا اک بجار ہوں میں تو
تم کبھی بھی مجھے سدھائیو مت

(+) بُود بے صورتی کی صورت ہے
کسی صورت میں تُو سمائیو مت

(+) جانے وہ کون شخص ہو، کیا ہو
تُو کسی کو کبھی بُلائیو مت

(+) پر تو نیم رنگِ مہتابی
میرے آنگن کو جگمگائیو مت

(+) شبِ ظلمانی اور سحر ناپید
کبھی نا وقت گنگنائیو مت

(+) شب یہ بابا الف نے فرمایا
جو بھی کھویا ہے اُس کو پائیو مت

Marfat.com

○

آفرینش ہی فن کی ہے ایجاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

فن ہے اپنے زیاد سے بھی زیاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

ہے گماں ہی گمان کی بنیاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

تم بھی تو اک جہاں کرو ایجاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

خود بھی خود سے کبھی رہو آزاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

Marfat.com

اور بھی ہم میں ہیں کئی افراد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

کوئی بنیاد کی نہیں بنیاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

نہیں اندر جہاں جہاں آباد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

سخت آفت رساں ہے یاد کی یاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

جو ہے استاد، وہ ہے بے استاد
یہی بابا الف کا ہے ارشاد

Marfat.com

○

بد دلی میں بے قراری کو قرار آیا تو کیا
پا پیادہ ہو کے کوئی شہ سوار آیا تو کیا

زندگی کی دھوپ میں مُرجھا گیا میرا شباب
اب بہار آئی تو کیا، ابرِ بہار آیا تو کیا

میرے تیور بجھ گئے، میری نگاہیں جل گئیں
اب کوئی آئینہ رُو آئینہ دار آیا تو کیا

Marfat.com

اب کہ جب جانانہ تم کو ہے سبھی پر اعتبار
اب تمھیں جانانہ مجھ پر اعتبار آیا تو کیا

اب مجھے خود اپنی باہوں پر نہیں ہے اختیار
ہاتھ پھیلائے کوئی بے اختیار آیا تو کیا

وہ تو اب بھی خواب ہے، بیدار بینائی کا خواب
زندگی مَیں خواب میں اس کے گذار آیا تو کیا

ہم یہاں بیگانہ ہیں، سو ہم میں سے جونؔ ایلیا
کوئی جیت آیا یہاں اور کوئی ہار آیا تو کیا

Marfat.com

○

ایک آفت ہے وہ پیالۂ ناف
کیا قیامت ہے وہ پیالۂ ناف

اب کہاں ہوش ہم کو حشر تلک
کہ سلامت ہے وہ پیالۂ ناف

جونؔ، بابا الف کا ہے ارشاد
کارِ وحدت ہے وہ پیالۂ ناف

شب خرابات میں رہا یہ سُخن
دل کی رُخصت ہے وہ پیالۂ ناف

زندگی آرزو کا قامت ہے
نافِ قامت ہے وہ پیالۂ ناف

ہے اسی کی گدائی پر گذران
دل کی دولت ہے وہ پیالۂ ناف

Marfat.com

اس کی جُنبش ہے تشنگی انگیز
حشرِ حالت ہے وہ پیالۂ ناف

زندگی ہے شرابیوں کی حرام
قدرِ حُرمت ہے وہ پیالۂ ناف

کوئی اس کی رَسَد نہیں جُز رنگ
خونِ حسرت ہے وہ پیالۂ ناف

(+) یار پستاں تو گوشت پارے ہیں
رمزِ نزہت ہے وہ پیالۂ ناف

(+) سارے رندانِ شامِ حیرت کا
مالِ حیرت ہے وہ پیالۂ ناف

(+) بس وہی ہے، وہی ہے اور وہی
وحدیت ہے وہ پیالۂ ناف

(+) بس جُھکالو سروں کو سر مستو !
نازِ غیرت ہے وہ پیالۂ ناف

Marfat.com

○

عالم سا عالم ہے، اب تم یاد نہیں آتے
کیسا قاتل غم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

دنیا یعنی دنیا یعنی میری دل دنیا
درہم اور برہم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

اک بے احوالی سی ہے ایسی جو ہے بیش از بیش
حالتِ دل کم کم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

زخم ہیں سینے کے کجلائے اور سرِ شب سے
داغ کی لو مدھم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

اب ہیں تمھاری اُلجھی زلفیں سلجھانا آسان
زلفِ شب بے خم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

Marfat.com

زخموں کی ہر فصل ہے گذری، بس بے فصلی ہے
مرہم ہی مرہم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

دشتِ تحیّر بے جنبش ہے اور عجب کچھ ہے
ہر آہو بے رَم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

اب نہیں دل کا کوئی زمانہ، کوئی زمانہ بھی
آن سی اب جم جم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

اب تو بس روزانگیِ یک طور کی حالت ہے
جو کچھ ہے، پیہم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

سوز و سلام و مرثیہ کیسا، کیسا ذکر بھلا
مجلسِ بے ماتم ہے، اب تم یاد نہیں آتے

(+) محرم نامحرم ٹھہرا ہے یعنی کوئی بھی
نامحرم' محرم ہے' اب تم یاد نہیں آتے

Marfat.com

○

غم گساروں کو مجھ سے مطلب کیا[1]
جو بھی ہونا تھا ہو چکا، اب کیا

پُرسشِ حال ہے، نہ رسمِ تپاک
ہو گیا ہوں بہت مقرّب کیا

ہو رہا ہوں یہاں وہاں رُوپوش
بستیاں ہوگئیں مہذّب کیا

خود سے کرنا ہے سُوزِ فن کا سخن
ہیں مرے داغ سب مرتّب کیا

حالِ شعلہ وَرِ لبِ فریاد
راکھ بھی ہو سکے ترے لب کیا

وہ جو ہے، ہے عجب ہوَس انگیز
ہے بہت پاک اس کا قالب کیا

کیا کہوں رزقِ اوّلِ شب کی
ہے مرا رزقِ آخرِ شب کیا

[1] میرے عزیز سحر انصاری نے بہت پہلے اس زمین میں ایک آتشی غزل کہی تھی، سو، یہ اس کا پرتو ہے۔

Marfat.com

اب تو اپنے سے دور پار ہوں میں
تو اگر مل گیا مجھے، تب کیا

وار کاری ہے ساتھیو، یارو
لو سنبھالو! چلے گئے سب کیا

جونؔ، او خُون تھوکنے والے!
اب دکھانا تجھے ہے کرتب کیا

(+) جب زلیخا کنیز آپ کی تھی
آپ خوش حال تھے بہت جب کیا

(+) لب و پستان و ناف کی ترے خیر
تُو نہ ہو گا کبھی مودّب کیا

(+) اوقیانوسِ بیکرانِ خیال
ڈوب جائیں شناوراں سب کیا

اے خدا ساز بندگانِ خدا
خود سبب بن گیا مسبّب کیا

Marfat.com

چاہیے دفترِ ہمیشہ بوُد
یعنی ہونا ہے آخرش کب کیا

دل کو کرنا ہے زندگی دو پل
اس کا ہے نسخہ مجرّب کیا

کوئی معنی نہیں کسی شے کے
اور اگر ہوں بھی، تو میاں تب کیا

(+) عرض بابا الف یہ ہے میری
جب نہ تھا کچھ بھی تھا یہاں تب کیا

(+) رہتے ہی تو ہیں اپنے آپ میں ہم
اپنے باہر جو بس گئے' تب کیا

(+) ایزد و اہرمن سے بھی پوچھو
آخر اس زندگی کا ہے ڈھب کیا

(+) ہے بس اِک آن ہو ازل کہ ابد
ایلیا جون ! اس میں اب تب کیا

Marfat.com

○

دل ہے بسمل، پڑا تڑپتا ہے
اپنا قاتل پڑا تڑپتا ہے

اک مقابل طلب سرِ میداں
بے مقابل پڑا تڑپتا ہے

وہ طلب میں ہے جس کے محملِ رنگ
پسِ محمل پڑا تڑپتا ہے

راہِ منزل میں تھا جو رقص کناں
سرِ منزل پڑا تڑپتا ہے

Marfat.com

بس تڑپنے کی تھی ہوس جس کو
اب بہ مشکل پڑا تڑپتا ہے

کچھ تو احساس کر کہ تیرے حضور
کیسا قابل پڑا تڑپتا ہے

میرِ محفل کا طَور ہے بے طَور
بیچ محفل پڑا تڑپتا ہے

اک نَفَس ہے کہ دو نَفَس کے بیچ
ہو کے حائل پڑا تڑپتا ہے

نہ تو کوئی وصال ہے، نہ فراق
بس میاں، دل پڑا تڑپتا ہے

Marfat.com

○

ہائے جانانہ کی مہماں داریاں
اور مجھ دل کی بدن آزاریاں

ڈھاگئیں دل کو تری دہلیز...... پر
تیری قتّالہ...... سرینیں...... بھاریاں

اُف، شکن ہاے شکم، جانم تری
کیا کٹاریں ہیں، کٹاریں کاریاں

ہاے تیری چھاتیوں کا تن تناؤ
پھر تری مجبوریاں، ناچاریاں

Marfat.com

تشنہ لب ہے کب سے دل سا شیر خوار
تیرے دُودھوں سے ہیں چشمے جاریاں

دُکھ غرورِ حُسن کے جانا ہے کون
کس نے سمجھیں حسن کی دشواریاں

اپنے درباں کو سنبھالے رکھیے
ہیں ہوَس کی اپنی عزّت داریاں

ہیں سِدھاری کون سے شہروں طرف
لڑکیاں وہ دل گلی کی ساریاں

خواب جو تعبیر کے بس کے نہ تھے
دوستوں نے ان پہ جانیں واریاں

خلوتِ مضرابِ سازِ ناز میں
چاہییں ہم کو تری سِسکاریاں

لفظ و معنی کا بہم کیوں ہے سخن
کس زمانے میں تھیں ان میں یاریاں

Marfat.com

شوق کا اک داؤ بے شوقی بھی ہے
ہم ہیں اس کے حُسن کے انکاریاں

مجھ سے بد طوری نہ کر او شہریار
میرے جوتوں کے ہیں تلوے خاریاں

کھا گئیں اُس ظالمِ مظلوم کو
میری مظلومی نما عیّاریاں

(+) یہ حرامی ہیں غریبوں کے رقیب
ہیں ملازم سب کے سب سرکاریاں

(+) وہ جو ہیں جیتے انہوں نے بے طرح
جیتنے پر ہمتیں ہیں ہاریاں

(+) تم سے جو کچھ بھی کہہ نہ پائیں میاں
آخرش کرتیں وہ کیا بیچاریاں

Marfat.com

○

سلسلہ جُنباں اک تنہا سے روح کسی تنہا کی تھی
ایک آواز ابھی آئی تھی، وہ آواز ہَوا کی...... تھی

بے دنیائی نے اس دل کی اور بھی دنیا دار کیا
دل پر ایسی ٹوٹی دنیا، ترک ذرا دنیا کی تھی

میری رنگ تمنائی بھی فصلوں میرے کام آئی
میرے گماں کی خوشبو اُس کی رَنگت کو پہنا کی تھی

اپنے اندر ہنستا ہوں میں اور بہت شرماتا ہوں
خون بھی تھوکا، سچ مچ تھوکا اور یہ سب چالاکی تھی

Marfat.com

اپنے آپ سے جب میں گیا ہوں، تب کی روایت سنتا ہوں
آ کر کتنے دن تک اس کی یاد مجھے پوچھا کی تھی

ہوں سودائی سا جب سے میں نے جانا ہے
طے وہ راہِ سر سودائی میں نے بے سودا کی تھی

گرد تھی بے گانہ گردی کی جو تھی نگہ میری، تاہم
جب بھی کوئی صورت بچھڑی، آنکھوں میں نمنا کی تھی

ہے یہ قصہ کتنا اچھا، پر میں اچھا سمجھوں...... تو
ایک تھا کوئی جس نے یک دَم یہ دنیا پیدا کی تھی

(+) بے سمتی کی بیباکی میں کیا احساس' کہاں کا پاس
جس کو محبت سمجھا تھا میں' میری نا بیباکی تھی

Marfat.com

○

ہم آندھیوں کے بَن میں کسی کارواں کے تھے
جانے کہاں سے آئے ہیں، جانے کہاں کے تھے

اے جانِ داستاں! تجھے آیا کبھی خیال
وہ لوگ کیا ہوئے جو تری داستاں کے تھے

ہم تیرے آستاں پہ یہ کہنے کو آئے ہیں
وہ خاک ہو گئے جو ترے آستاں کے تھے

مل کر تپاک سے نہ ہمیں کیجیے اُداس
خاطر نہ کیجیے کبھی ہم بھی یہاں کے تھے

کیا پوچھتے ہو نام و نشانِ مسافراں
ہندوستاں میں آئے ہیں، ہندوستاں کے تھے

Marfat.com

اب خاک اُڑ رہی ہے یہاں انتظار کی
اے دل! یہ بام و دَر کسی جانِ جہاں کے تھے

ہم کس کو دیں بھلا دَر و دیوار کا حساب
یہ ہم جو ہیں، زمیں کے نہ تھے آسماں کے تھے

ہم سے چھنا ہے ناف پیالہ ترا میاں
گویا ازل سے ہم صفِ لب تشنگاں کے تھے

ہم کو حقیقتوں نے کیا ہے خراب و خوار
ہم خوابِ خواب اور گمانِ گماں کے تھے

صد یاد یاد جونؔ وہ ہنگامِ دل کہ جب
ہم ایک گام کے نہ تھے، پر ہفت خواں کے تھے

وہ رشتہ ہائے ذات جو برباد ہو گئے
میرے گماں کے تھے کہ تمھارے گماں کے تھے

Marfat.com

○

ٹھیک ہے خود کو ہم بدلتے ہیں
شکریہ مشورت کا ' چلتے ہیں

(+) اُس کے پہلو سے لگ کے چلتے ہیں
ہم کہیں ٹالنے سے ٹلتے ہیں

ہو رہا ہوں میں کس طرح برباد
دیکھنے والے ہاتھ ملتے ...... ہیں

ہے وہ جان اب ہر ایک محفل کی
ہم بھی اب گھر سے کم نکلتے ...... ہیں

کیا تکلف کریں۔ یہ کہنے میں
جو بھی خوش ہے ہم اس سے جلتے ہیں

Marfat.com

ہے اُسے دُور کا سفر درپیش
ہم سنبھالے نہیں سنبھلتے ہیں

تم بنو رنگ، تم بنو خوشبو
ہم تو اپنے سخن میں ڈھلتے ہیں

میں اسی طرح تو بہلتا ہوں
اور سب جس طرح بہلتے ہیں

ہے عجب فیصلے کا صحرا بھی
چل نہ پڑیے تو پاؤں جلتے ہیں

(+) ہم کوئی بد معاملہ تو نہیں
زخم کھاتے ہیں' زہر اُگلتے ہیں

(+) شام فرقت کی لہلہا اُٹھی
وہ ہوا ہے کہ زخم بھرتے ہیں

Marfat.com

○

ہم بہ صد ناز دل و جاں میں بسائے بھی گئے
پھر گنوائے بھی گئے اور بُھلائے بھی گئے

ہم ترا ناز تھے، پھر تیری خوشی کی خاطر
کرکے بے چارہ ترے سامنے لائے بھی گئے

کج ادائی سے سزا کج کُلھی کی پائی
میرِ محفل تھے، سو محفل سے اُٹھائے بھی گئے

Marfat.com

کیا گِلہ، خون جو اَب تھوک رہے ہیں جاناں
ہم ترے رنگ کے پرَتو سے سجائے بھی گئے

ہم سے رُوٹھا بھی گیا، ہم کو منایا بھی گیا
پھر سبھی نقش تعلّق کے مٹائے بھی گئے

جمع و تفریق تھے ہم مکتبِ جسم و جاں کی
کہ بڑھائے بھی گئے اور گھٹائے بھی گئے

جونؔ! دل، شہرِ حقیقت کو اُجاڑا بھی گیا
اور پھر شہر توہّم کے بسائے بھی گئے

Marfat.com

○

اپنے سب یار کام کر رہے ہیں
اور ہم ہیں کہ نام کر رہے ہیں

(+) آنے والی اُپر کلاس کی ہے
ہم جو یہ اہتمام کر رہے ہیں

تیغ بازی کا شوق اپنی جگہ
آپ تو قتلِ عام کر رہے ہیں

داد و تحسین کا یہ شور ہے کیوں
ہم تو خود سے کلام کر رہے ہیں

ہم ہیں مصروفِ انتظام مگر
جانے کیا انتظام کر رہے ہیں

ہے وہ بے چارگی کا حال کہ ہم
ہر کسی کو سلام کر رہے ہیں

(+) ہم تو بس یاد کے ہیں لوگ میاں
اپنا ہونا حرام کر رہے ہیں

Marfat.com

اک قتالہ چاہیے ہم کو
ہم یہ اعلانِ عام کر رہے ہیں

کیا بھلا ساغرِ سفال کہ ہم
ناف پیالے کو جام کر رہے ہیں

ہم تو آئے تھے عرضِ مطلب کو
اور وہ احترام کر رہے ہیں

نہ اُٹھے آہ کا دُھواں بھی کہ وہ
کوئے دل میں خرام کر رہے ہیں

اس کے ہونٹوں پہ رکھ کے ہونٹ اپنے
بات ہی ہم تمام کر رہے ہیں

ہم عجب ہیں کہ اس کے کوچے میں
بے سبب دُھوم دھام کر رہے ہیں

(+) کر کے بے پوشش اس صنم کو ہم
تیغ کو بے نیام کر رہے ہیں

(+) کوئی بھی فن ہمیں نہیں آتا
دَم کو بس دوام کر رہے ہیں

(+) ہم جو ہر لمحہ جی رہے ہیں جونؔ
ہم ابد میں قیام کر رہے ہیں

Marfat.com

○

تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو
جو ملے خواب میں وہ دولت ہو

میں تمھارے ہی دم سے زندہ ہوں
مر ہی جاؤں جو تم سے فرصت ہو

تم ہو خوشبو کے خواب کی خوشبو
اور اتنی ہی بے مروّت ہو

تم ہو پہلو میں پر قرار نہیں
یعنی ایسا ہے جیسے فرقت ہو

Marfat.com

تم ہو انگڑائی رنگ و نکہت کی
کیسے انگڑائی سے شکایت ہو

کس طرح چھوڑ دوں تمھیں جاناں
تم مری زندگی کی عادت ہو

کس لیے دیکھتی ہو...... آئینہ
تم تو خود سے بھی خوب صورت ہو

داستاں ختم ہونے والی ہے
تم مری آخری محبّت ہو

Marfat.com

○

دل میں کم کم ملال تو رکھیے
نسبتِ ماہ و سال تو رکھیے

آپ کو اپنی تمکنت کی قسم
کچھ لحاظِ جمال تو رکھیے

صبر تو آنے دیجیے دل کو
اپنا پانا محال تو رکھیے

رہے جاناں کی یاد تو دل میں
دشت میں اک غزال تو رکھیے

آپ اپنی گلی کے سائل کو
کم سے کم پُر سوال تو رکھیے

Marfat.com

جانے مجھ سے یہ کون کہتا تھا
آپ، اپنا خیال تو رکھیے

تیغ تو جونؔ پھینک دیجے مگر
ہاتھ میں اپنے ڈھال تو رکھیے

حالتِ فرقتِ ہمیشہ میں
درمیاں کوئی حال تو رکھیے

آج دو لمحہ اپنی بانہوں کو
میری بانہوں میں ڈال تو رکھیے

ایک ناسور لے کے آیا ہوں
خواہشِ اندمال تو رکھیے

ایک شے احترامِ علم بھی ہے
اس کا کچھ کچھ خیال تو رکھیے

Marfat.com

ڈھونڈ کر لائیے کہیں سے ہمیں
اپنی کوئی مثال تو رکھیے

ہے نگاہِ ہَوَس مِری حاضر
اپنے گالوں کو لال تو رکھیے

ناف پیالہ نہ آپ چھلکائیں
اس کو ہم پر حلال تو رکھیے

ہے وہ ناپید، ہو مگر خود میں
طورِ ہجر و وصال تو رکھیے

جونؔ بے حال تو ہو لیکن آپ
حالتِ حالِ حال تو رکھیے

(+) پاس اپنے نہ رکھیے اب کچھ اور
دل میں وہ خدوخال تو رکھیے

Marfat.com

○

یہ غم کیا دل کی عادت ہے؟ نہیں تو
کسی سے کچھ شکایت ہے؟ نہیں تو

ہے وہ اک خوابِ بے تعبیر اس کو
بُھلا دینے کی نیت ہے؟ نہیں تو

کسی کے بِن، کسی کی یاد کے بِن
جیے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو

کسی صورت بھی دل لگتا نہیں؟ ہاں
تو کچھ دن سے یہ حالت ہے؟ نہیں تو

تجھے جس نے کہیں کا بھی نہ رکھا (+)
وہ اک ذاتی سی وحشت ہے؟ نہیں تو

Marfat.com

ترے اس حال پر ہے سب کو حیرت
تجھے بھی اس پہ حیرت ہے؟ نہیں تو

وہ درویشی جو تج کر آ گیا...... تو
یہ دولت اُس کی قیمت ہے؟ نہیں تو

ہم آہنگی نہیں دنیا سے تیری
تجھے اس پر ندامت ہے؟ نہیں تو

ہوا جو کچھ یہی مقسوم تھا کیا
یہی ساری حکایت ہے؟ نہیں تو

اذیّت ناک اُمیدوں سے تجھ کو
اَماں پانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

(+) تُو رہتا ہے خیال و خواب میں گُم
تو اس کی وجہِ فرصت ہے؟ نہیں تو

(+) وہاں والوں سے ہے اتنی محبت
یہاں والوں سے نفرت ہے؟ نہیں تو

(+) سبب جو اِس جدائی کا بنا ہے
وہ مجھ سے خوبصورت ہے؟ نہیں تو

Marfat.com

○

اک گلی تھی جب اُس سے ہم نکلے
ایسے نکلے کہ جیسے دَم نکلے

جن سے دل کا معاملہ ہوتا
یاں بہت کم ہی ایسے غم نکلے

(+) کوچۂ آرزو جو تھا اُس میں
زُلفِ جاناں طرح کے خم نکلے

جو پھرے دربدر یہاں وہ لوگ
اپنے باہر بہت ہی کم نکلے

آگ دل شہر میں لگی جس دن
سب سے آخر میں واں سے ہم نکلے

جونؔ یہ جو وجود ہے یہ وجود
کیا بنے گی اگر عدم نکلے

شکوا یہ ہے کہ وہ بھی وہ نکلا
ہے ندامت کہ ہم بھی ہم نکلے

(+) ہم کو بھی لطفِ بندگی ہو نصیب
کاش یارو! خدا صنم نکلے

Marfat.com

○

خلوتِ جاں کی زندگی نذرِ سفر تو ہوگئی
یعنی ہماری آرزو خاک بسر تو ہوگئی

سوزِ فغانِ حال سے جل گئے لب مرے مگر
اہلِ محلّۂ فراق، تم کو خبر تو ہوگئی

ہے مرا خواب پُر عذاب، سب کے ہیں خواب مہرتاب
میری سحر نہیں ہوئی سب کی سحر تو ہوگئی

Marfat.com

وصل و فراق کیا بھلا، وقت تو سہہ لیا گیا
اس کی گذر تو ہوگئی، میری بسر تو ہوگئی

دل ہمہ زخم زخم ہے، جاں ہمہ داغ داغ ہے
پیکرِ پُر نگار پر ایک نظر تو ہوگئی

سوئے شمالِ سبز سے آئی تھی ایک سرخ موج
یعنی نشاطِ دل کی یاد، خون میں تر تو ہوگئی

تجھ کو بھلا گلہ ہے کیوں، تو جو ہے زار اور زبوں
جونؔ تری مہم جو تھی، ہار کے سر تو ہوگئی

Marfat.com

○

کچھ بھی ہُوا پر اپنے ساتھ اپنی گذر تو ہوگئی
چاہے کسی طرح ہوئی، عمر بسر تو ہوگئی

اس کا نہ تھا کوئی ملال اور نہ کوئی حالِ حال
شام گہِ ملال میں مجھ کو خبر تو ہوگئی

رودِ فغانِ خامشی دل میں ہے ایک موج زن
ایک عجیب واردات لب کے اُدھر تو ہوگئی

سمتِ گماں کی تھی عطا ایک ہوائے عنبریں
نیم رہِ سفر کی جونؔ زادِ سفر تو ہوگئی

Marfat.com

ہے شبِ دل میں خیمہ زن ایک سرودِ روشنی
تم کو سحر کی تھی ہوس، جونؔ سحر تو ہوگئی

اس کو نہیں تھا میرا پاس، جاتے ہوئے نگاہ سے
مجھ کو خوشی ہے روزیِ دیدۂ تر تو ہوگئی

اب لبِ پُرنفس سے ہے اپنا گذر نفس نفس
اپنے لیے اک آپ میں، راہ گذر تو ہوگئی

تمکنت خیال میں، میں نے کہا کہ تم ہو کیا
یعنی کہ اک گزارشِ بارِ دگر تو ہوگئی

پُرسخنانِ پُرسکوت، شکوا کناں ہو کس لیے
عرضِ ہنر کیے بغیر عرضِ ہنر تو ہوگئی

Marfat.com

○

رنگ آجائے گا، رنگیں نظراں آئیں کہیں
بزم بے رنگ ہے، خونیں جگراں آئیں کہیں

نہیں اب یاد میں اس شوخ کی فریاد و فغاں
شہر خاموش ہے شور یدہ سراں آئیں کہیں

بُجھ نہ جائیں کہیں اب شمع کے ساتھ آنکھیں بھی
حالتِ آخرِ شب خوش خبراں آئیں کہیں

کس سے محرومیٔ دیدار کا چھیڑوں میں سُخن
دیدکم کم ہے یہاں، دیدہ وراں آئیں کہیں

حالتِ حال میں بسمل ہے عَبَث کی محفل
اب دمِ رقص ہے قاتل گُمراں آئیں کہیں

طَرَفِ عشق سے کچھ اہل ہَوَس نکلے تھے
سِپر انداز ہیں سب، بے سِپراں آئیں کہیں

Marfat.com

○

فریاد سے غم دریغ رکھوں
میں گریے سے نم دریغ رکھوں

وہ غیرتِ شوق ہے کہ میں تو
آذر سے صنم دریغ رکھوں

مت پوچھ مری یگانہ رِندی
میں جام سے جم دریغ رکھوں

ہوں دشت میں اُنس کے فروکش
آہو سے میں رَم دریغ رکھوں

Marfat.com

ہے حرصِ زیانِ روشنائی
کاغذ سے قلم دریغ رکھوں

میں رشک زدہ خود اپنے لب سے
اُس لب کی قسم دریغ رکھوں

اک ایسا سفر ہے مجھ کو درپیش
جس سے میں قدم دریغ رکھوں

ہوں جس رہِ خم بہ خم کا رَہ رَو
میں اس سے ہی خم دریغ رکھوں

جس شخص کا ہے بہا مری جان
میں اس سے دِرَم دریغ رکھوں

Marfat.com

○

تمھاری یاد سے جب ہم گزرنے لگتے ہیں
جو کوئی کام نہ ہو بس وہ کرنے لگتے ہیں

تمھارے آئینۂ ذات کے تصوّر میں
ہم اپنے آئینہ آگے سنورنے لگتے ہیں

تمھارے کوچۂ جاں بخش کے قلندر بھی
عجیب لوگ ہیں ہر لحہ مرنے لگتے ہیں

Marfat.com

ہم اپنی حالتِ بے حالی اذیّت میں
نہ جانے کس کو، کیسے یاد کرنے لگتے ہیں

بہت اداس ہوں میں غم سدا نہیں رہتا
بہت اداس ہوں میں زخم بھرنے لگتے ہیں

انھیں میں تیری تمنّا کا فن سکھاتا ہوں
جو لوگ تیری تمنّا سے ڈرنے لگتے ہیں

یہاں میں ذکر نہیں کر رہا مکینوں کا
کبھی کبھی درودیوار مرنے لگتے ہیں

Marfat.com

○

کتنے عیش سے رہتے ہوں گے ، کتنے اِتراتے ہوں گے
جانے کیسے لوگ وہ ہوں گے جو اس کو بھاتے ہوں گے

شام ہوئے خوش باش یہاں کے میرے پاس آ جاتے ہیں
میرے بُجھنے کا نظّارہ کرنے آ جاتے ہوں گے

(+) تم جانو میں سیدھا سادہ پھر تو یہ صد شیوہ خوباں
میرے بہکاوے میں آ کر' مجھ کو بہکاتے ہوں گے

وہ جو نہ آنے والا ہے نا ، اس سے مجھ کو مطلب تھا
آنے والوں سے کیا مطلب ،آتے ہیں ،آتے ہوں گے

اس کی یاد کی بادِ صبا میں اور تو کیا ہوتا ہو گا
یوں ہی میرے بال ہیں بکھرے اور بکھر جاتے ہوں گے

یارو* ! کچھ تو ذکر کرو تم اس کی قیامت بانہوں کا
وہ جو سمٹتے ہوں گے ان میں ، وہ تو مر جاتے ہوں گے

(+) بند رہے جن کا دروازہ ایسے گھروں کی مت پوچھو
دیواریں گر جاتی ہوں گی' آنگن رہ جاتے ہوں گے

میرا سانس اکھڑتے ہی سب بَین کریں گے ،روئیں گے
یعنی ،میرے بعد بھی یعنی ، سانس لیے جاتے ہوں گے

---

* یہ مصرعہ اس طرح بھی کہا گیا ہے ؎ یارو! کچھ تو حال سناؤ اُس کی آفت بانہوں کا

Marfat.com

ناکُجا

کہاں ہے سمتِ گماں وہ جہانِ جاں پرور
کہ جس کی شش جہتی کا فسونِ چشم کشا
دِلوں میں پھیلتا ہے منزلوں میں پھیلتا ہے
جہاں سخن ہے سماعت نظر ہی منظر ہے
جہاں حروف لبوں سے کلام کرتے ہیں
جہاں وجود کے معنٰی خرام کرتے ہیں

Marfat.com

بُودش

گریزاں کہکشانوں میں

سر آشفتہ عبث کا ایک درہم کا لبد شپپورزن
ہر دم خود اپنے آپ کی درہم زنی برہم زنی کی
حالت ہاکول جحیم جہاں سوزی میں جلتا ہے
فنا انفاس تاریکی کے مرغولے اُگلتا ہے
یہ بالا کیا یہ ژرفا کیا یہ پہنا کیا؟
کوئی معنی نہیں بودش کے کوئی بھی نہیں کوئی
سراب وہم کے خوابیدہ گردوں کی دوش ہے
سوے ہرزہ سوے ہرزہ
اُدراک دریوزگی پیشہ گماں کی بند بازی ہے
خیالِ دور پروازِ جہاتِ بے نہایت کی جو ساری مزد ہے

Marfat.com

وہ نسلِ آدم کے ملالِ دل گرانی کے سوا کیا ہے
ازل ہائے ازل کا اور ابد ہائے ابد کا جو عبث ہے
اس کی آخر کیا شمارش ہے
شمارش کا گلہ کیا ہے
کسی کے زوزۂ گفتار میں آخر رکھا کیا ہے
یہ جو کچھ بھی ہے جو کچھ
ایک سنجش، چشم بندی کی زبوں فرجام سنجش ہے
یہ منظر چہرۂ پُر چین رِستاخیزِ ہر لمحہ کا منظر ہے
جو یکسر واژگوں ہے اور نگوں سر ہے
جو بینائی کی ہر دَم خوار کاری ہے
سو جو لمحہ ہے بنیش کا وہ بس شکوا گزاری ہے
سو جو مقسوم ہے دانش کا وہ دیوانہ واری ہے
یہاں اندازہ گیری کا جو لمحہ ہے نکوہش ہے
کوئی معنی نہیں بودش کے بودش خوار کا وہم بودش ہے
ازل سے جس کا مفہومِ خجستہ اس نفس تک ایک ہرزہ ہے
سبھی کچھ ایک یکسر ناسزیدہ تر تماشے کا تماشا ہے

اہورا اور انسان اور اہرمن

بس اک ننگین و شرم آور سرانجامی کے تنورِ ہمیشہ حال کا
بے مایہ ہیزم ہیں

Marfat.com

یہ اپنے آپ ہی سے جو سَراسر وہم ہے
بیشینہ بے اندازہ تر کم ہیں
یہ بالا کیا، یہ ژرفا کیا، یہ پہنا کیا؟
کوئی معنی نہیں بودش کے کوئی بھی نہیں کوئی

Marfat.com

خلوت

مجھے تم اپنی باہوں میں جکڑ لو اور میں تم کو
کسی بھی دل کشا جذبے سے یکسر ناشناسانہ
نشاطِ رنگ کی سرشاریِ حالت سے بیگانہ
مجھے تم اپنی باہوں میں جکڑ لو اور میں تم کو

فسوں کارا، نگارا، نوبہارا، آرزو آرا!
بھلا لمحوں کا میری اور تمہاری خواب پرور
آرزو مندی کی سرشاری سے کیا رشتہ
ہماری باہمی یادوں کی دل داری سے کیا رشتہ
مجھے تم اپنی باہوں میں جکڑ لو اور میں تم کو
یہاں اب تیسرا کوئی نہیں یعنی محبت بھی

Marfat.com

رُوپوشی

یاد میں خوف ہے
سخت اُفتاد ہے
جاں گسل جبرِ تعزیرا یجاد ہے

لحہ لحہ درختانِ پُرسایہ کی شامِ ناشاد میں خوف ہے
خش خشِ بادِ تنہائی افتاد میں
پرتوِ نیم رنگِ گماں ہائے دِل زاد میں خوف ہے

میں تو اب یاد سے
یاد کے جاں گسل جبرِ تعزیرا یجاد سے
اپنے دل کو بچائے ہوئے
بود کی رائیگانی میں روپوش ہوں
خود فراموش ہوں
یاد میں خوف ہے

Marfat.com

تمہارا فیصلہ جاناں

تمہارا فیصلہ جاناں! مجھے بے حد پسند آیا
پسند آنا ہی تھا جاناں
ہمیں اپنے سے اتنی دور تک جانا ہی تھا جاناں

بجا ہے خانماں سوز آرزوؤں، تیرہ امیدوں
سراسر خوں شدہ خوابوں، نوازش گر سرابوں
ہاں سرابوں کی قسم یک سر بجا ہے
اب ہمارا جان و دل کے جاوداں، دل جان رشتے کو
اور اس کی زخم خوردہ یاد تک کو بے نیازانہ
بُھلا دینا ہی اچھا ہے
وہ سرمایہ، وہ دل سے بے بہا تر جاں کا سرمایہ
گنوا دینا ہی اچھا ہے
زیانِ جاودانی کے گلہ افروز داغوں کو
بُجھا دینا ہی اچھا ہے
تمہارا فیصلہ جاناں! مجھے بے حد پسند آیا

Marfat.com

ولایتِ خائباں

بُریرا ابنِ سلامہ اور جُندب ابنِ یاسر ساکنانِ شہر صیدا
''خائباں'' کے سب سے عالی شان شہرستان ''اَسَف آباد'' میں
وارد ہوئے تو وہ سرائے سین میں ٹھیرے
''سرائے سین'' اِک خوش نظم و خوش منظر سرائے ہے
وہ بعدِ چاشت روزانہ سرائے سے نکلتے اور اَسَف آباد کے
بازار و برزن میں، خیابانوں میں، کوچوں میں، خرابوں میں
وہاں کی وضع اور اس شہر کے باشندگاں کے حال احوال
اور کیفیات کی تحقیق کر کے اس کی رویداد کو اپنی بیاضوں میں رقم کرتے

اَسَف آباد آ کر دونوں یک سر مات اور مبہوت تھے
وہ یوں کہ وہ باہر سے آئے تھے
انھوں نے رہ گذاروں، شاہراہوں پر ہزاروں لوگ دیکھے
تیز رفتار و شتاباں، سست رفتار و خراماں
پر جو صورت سخت حیرت ناک تھی، یہ تھی کہ سب اہلِ اَسَف آباد
اِک خوابِ عمیق و جاوداں میں غرق تھے

Marfat.com

اور شہر میں اِک شور، شورِ سامعہ آزار برپا تھا
وہ شورِ سامعہ آزار اَسف آباد کے خوابیدہ گردوں کے
پیاپے بے خلل بے وقفہ خرّاٹوں کا تھا
وہ ایک موسیقی تھی نادر تر
نہ جانے کتنی صدیوں کی ریاضت کا عطیّہ
اور اَسف آباد کے خوابیدہ گردوں کا تمامی روزگار
اور دفتر و دیوان کا نظم و نسق
ہر اک نفس کے واردے پر ایک الہامی طریقِ معجزہ آسا پہ چلتا تھا

یکم شعبان کو بعد غروبِ آفتاب ابنِ سلامہ اور جندب ابنِ یاسر
زندہ بیدارا اور اس کے یار اور ہم کارِ یک دل
سردار کانی سے ''قہوہ خانۂ سُرخاب'' میں اِک خاص طورِ روبروئی سے ملے
پھر چند لمحوں ہی میں ان کے درمیاں
احساس اور اظہار کے بسیار گونہ سلسلے تھے جو چلے
''ابنِ سلامہ اور جُندب ابنِ یاسر، غالباً تم دونوں پہلی بار
اس نادر ولایت خابَاں میں آئے ہو
میں اور میرا یارِ جانی، جاودانی زندہ بیدارا اپنے دل کے دل سے
جاں کی جاں سے
تم دونوں کو اپنے شہر میں خوش آمدید جاوداں کہتے ہیں

Marfat.com

ہم بھی ایک دن اس شہر میں باہر سے آئے تھے رہا، حرّان، ترمذ اور بخارا سے
عزیزو! خائباں میں شاید اب تک صرف دو سیّاحِ دانش یار آئے ہیں
بُریرابنِ سلامہ اور جُندب ابنِ یاسر تم!
مجھے تم سے عجب حیران کُن اِک بات کہنا ہے، عجب حیران کُن اِک بات
لیکن تم یقیں کرنا کہ ہم روزانہ وقتِ فجر جاگ اُٹھتے ہیں
اور خوابیدہ گردی کی کسی بھی کیفیت کے ابتلاء سے
یک سرہ محفوظ اپنے وقت پر گھر سے نکلتے ہیں
بریرابنِ سلامہ اور جندب ابنِ یاسر، تم یہ سوچو گے کہ ہم دونوں
بلاے روز و شب خوابیدگی کے عارضے سے کس طرح محفوظ ہیں
اور وہ بھی عالی شان شہرستان اَسف آباد میں
اور تم یہ پوچھو گے کہ اس کا کیا سبب ہے؟
بات کچھ یوں ہے کہ جب ہم سرزمینِ خائباں میں آئے ہیں تو
فخرِ جالینوس، بہمن یارِ قرمز نے
ہمیں اپنی قرابادینِ خاص الخاص کی اک معجزہ پَرور دوا دی تھی
اور اس کا نام ہے اکسیر عقلانی
اُسے ہم روز وقتِ فجر استعمال کرتے ہیں
اسی اکسیر کی تاثیر ہے جس کے سبب ہم اس عذابی عارضے، خوابیدروزی
اور اس خوابیدہ گردی کے مَرَض سے یک سرہ محفوظ ہیں
تم ہی بتاؤ! ہم نے اب تک کوئی خرّاٹا لیا، کوئی بھی خرّاٹا؟

Marfat.com

یہاں ہر گفتگو، ہر بحث، ہر تقریر، خرّاٹوں میں ہوتی ہے
اسے تم سرزمینِ خائباں کا امتیازِ خاص ہی کہہ لو
یہ باتیں بھی کہ جانم! تم مری پہلی محبت ہو، میں تم پر جان دیتا ہوں
"مجھے بھی، ہاں، مجھے بھی تم سے حد درجہ......"
یہاں بے وقفہ خرّاٹوں میں ہوتی ہیں
اگر تم بھی یہاں دو اک مہینے تک رہو تو یہ مَرَض تم کو بھی ہو جائے

ہمیں بھی ابنِ جندب! تم سے ملنے اور تم سے حرف زن ہونے کی
بے حد آرزو تھی اور کئی دن سے
ہمیں مشہور قصہ گو سلامانی نے تم دونوں عزیزوں کی جو کیفیّت بتائی ہے
وہ ظاہر ہے کہ یک سر قابلِ فہم اور بجا تر ہے
یہاں کا حال ہی افسون و افسانہ نما تر ہے

عزیزو! خائباں کے رہنے والوں میں سے
شاید کم سے کم اَسّی کی جو خواہش ہے
وہ خواہش سراسر اور ہی کچھ ہے
وہی جو اپنی خواہش اور دنیا کے ہر اک شایستہ آدم زاد کی خواہش ہے
پر کیا ہو کہ اپنے خائباں کے مرد و زن معمول ہیں اک سِحر کے معمول
اُن میں سے کوئی خود میں نہیں ہے کوئی بھی

Marfat.com

جو بھی ہے، وہ نا خود میں زندہ ہے
رہے باقی، تو وہ سچ مچ پچھل پائے ہیں سچ مچ
اور انھی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے، سب کچھ
اور انھیں بے حد ہوس ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بُنیاد برباد
اور یک سر دَرہم افتادہ ولایت خائباں کے سارے باشندے
''درخشاں تر، فروزاں تر'' دل و دیں کے خجستہ خواب کی تعبیر،
ماضی میں پلٹ جائیں
اُلٹ جائیں
سو وہ تاریک اندیشہ یہاں کی سادہ دل نسلوں کو جو تعلیم
بے حد پاک دل کن، پاک پندار آفریں
تعلیم دیتے آئے ہیں
وہ یہ ہے، یعنی یہ کہ ساری آدمیّت کی ہزاروں سال سے لے کر
ہماری نسل تک کی زندگی کا سب سے زرّیں دَور اس ماضی میں گذرا ہے
جو لافانی ہے، لافانی رہے گا اور ہم کو اب
اسی میں زندہ رہنا ہے اگر زندہ ہی رہنا ہے
بُریرا ابنِ سلامہ اور جُندب ابنِ یاسر! تم یقیں کرنا
یہاں اَجناس کے سر محکمے کے حکم کی رُو سے، ہر اک ماکول اور مشروب میں
خواب آور ادویہ کی آمیزش ضروری ہے، نہیں تو پھر سزا ہے
الغرض، مقصد جو ہے، یہ ہے کہ سارے لوگ اپنے ہوش سے عاری رہیں

Marfat.com

اور صرف بے ہوشی میں سرگرم اور طرفہ کار، پُر احوال، پُر اطوار ہوں
اس ماجرا آگیں ولایت کی تمامی دانش و بینش، تمامی فرخی فرہنگ
ہر فرّ و فروزانی، فزایش کا جو سرچشمہ ہے، وہ خوابیدہ روزی اور بس خوابیدہ گردی ہے

فسوں افسانگی، خاموش آوازوں کا شور اور نیم روشن گرد و پیش
ابہام کی سمتیں، ہیولے، تیرہ اندیشی......
کسے معلوم کیا ہے؟ شاید ایسا ہو کہ ساری بُو د اِک خواب و فُسونِ جاوِدانہ ہو
سبھی کچھ اک فریبائی...... فریبائی ہو...... سب کچھ یعنی مطلب یہ کہ
مطلب یہ کہ سب افسانہ ہو...... سب کچھ ایک افسانہ
گماں ہا در گماں ہا...... ایک نزدا نزد دورا دور و بے نام و نشاں ہا...... ہا
بُرِیرا ابنِ...... بریرا ابنِ...... تو اب ہم بھی
تو اب ہم بھی...... تو جندب ابنِ یملیخا...... خراخر ہا...... خراخر ہا......

Marfat.com

لباس

تجھ سے نہیں رہا ہے کوئی نامہ و پیام
عرصہ گذر گیا ہے کہ بے التماس ہوں

تجھ کو یقین آئے نہ آئے، یہ اور بات
میں تجھ سے دور رہ کے بھی تیرے ہی پاس ہوں

ممکن کہاں ہے تجھ سے جدائی متاعِ جاں
تو ہے مرا لباس، میں تیرا لباس ہوں

Marfat.com

قطعات

اب تو جس طور بھی گذر جائے
کوئی اصرار زندگی سے نہیں
اس کے غم میں کیا سبھی کو معاف
کوئی شکوا بھی اب کسی سے نہیں

......

ہے ضرورت بہت توجہ کی
یاد آؤ تو کم نہ یاد آؤ
چاہیے مجھ کو جان و دل کا سکوں
میرے حق میں عذاب بن جاؤ

......

مر چکا ہے دل مگر زندہ ہوں میں
زہر جیسی کچھ دوائیں چاہییں
پوچھتی ہیں آپ، آپ اچھے تو ہیں
جی میں اچھا ہوں، دعائیں چاہییں

Marfat.com

چارہ سازوں کی چارہ سازی سے
درد بدنام تو نہیں ہو گا
ہاں، دوا دو مگر یہ بتلا دو
مجھے آرام تو نہیں ہو گا

......

وقت کے راستے سے ہم تم کو
ایک ہی ساتھ تو گذرنا تھا
ہم تو جی بھی نہیں سکے اک ساتھ
ہم کو تو ایک ساتھ مرنا تھا

......

دل میں جن کا نشان بھی نہ رہا
کیوں نہ چہروں پہ اب وہ رنگ کھلیں
اب تو خالی ہے رُوح جذبوں سے
اب بھی کیا ہم تپاک سے نہ ملیں

Marfat.com

کوئی تعلّق ہی نہ رہے
جب کہ سبب بھی باقی ہو
کیا میں اب بھی زندہ ہوں
کیا تم اب بھی باقی ہو؟

......

حالت یہ ہے کہ گردشِ حالات کے سبب
دل بھی مرا تباہ ہے، ہمّت بھی پست ہے
تم سوچتی بہت ہو تو پھر یہ بھی سوچنا
میری شکست اصل میں کس کی شکست ہے

Marfat.com

فریبِ آرزو

صندلیں پیکر، تمھارے بازوؤں کے درمیاں
فارہہ کا غم بھلانے کے لیے آیا ہوں میں
زندگی کی اک حقیقت کو تمھارے رُوبرو
ایک افسانہ بنانے کے لیے آیا ہوں میں
فارہہ کی یاد میرے حافظے سے چھین لو
اپنا سرمایہ لُٹانے کے لیے آیا ہوں میں
انتقاماً چاہیے اب مجھ کو اک حالِ طرب
آج طنزاً مسکرانے کے لیے آیا ہوں میں
اب تو ہر نقشِ خیالی کو مٹانا ہے مجھے
اب تو سب کچھ بھول جانے کے لیے آیا ہوں میں
کر کے تعمیر ایک بُت خانہ برائے بندگی
کعبۂ نخوت کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں میں
اب تو بس تم ہو فقط تم! فارہہ کچھ بھی نہیں

Marfat.com

تم کو سینے سے لگانے کے لیے آیا ہوں میں
میری خوش منظر جوانی بھی تو کوئی چیز ہے
تم سے اس کی داد پانے کے لیے آیا ہوں میں
رایگاں اب تک گئے میرے سخن کے معجزے
تازہ اعجازی دکھانے کے لیے آیا ہوں میں
کاش! تم میری جبیں کو چُوم لو، ہاں چُوم لو
مطلعِ فن جگمگانے کے لیے آیا ہوں میں
تم سے بھی شاید مجھے غم کا عطیّہ ہی ملے
پھر بھی تازہ زخم کھانے کے لیے آیا ہوں میں
شاخِ دل کو لمحہ لمحہ اک نُمو تو چاہیے
زندگی کو اک فریب آرزو تو چاہیے

Marfat.com

میرے غصّے کے بعد بھی

فارہہ! کیا بہت ضروری ہے
ہر کسی شعر ساز کو پڑھنا
کیا مری شاعری میں کم ہے گداز
کیا کسی دل گداز کو پڑھنا
یعنی میرے سوا بھی اور کسی
شاعرِ دل نواز کو پڑھنا
کیا کسی اور کی ہو تم محبوب
کیوں کسی فن طراز کو پڑھنا
حد ہے، خود تم کو بھی نہیں آیا
اپنے قرآنِ ناز کو پڑھنا
یعنی خود اپنے ہی کرشموں کی
داستانِ دراز کو پڑھنا
ٹھیک ہے، گر تمھیں پسند نہیں

Marfat.com

اپنی رُودادِ راز کو پڑھنا
واقعی، تم کو چاہیے بھی نہیں
مجھ سے بے امتیاز کو پڑھنا
کیوں تمھاری اَنا قبول کرے
مجھ سے اک بے نیاز کو پڑھنا
میرے غصّے کے بعد بھی تم نے
نہیں چھوڑا مجاز کو پڑھنا

Marfat.com

عبث

دل کے داغوں کا چراغاں کیا کہوں
رونقِ شب ہائے ہجراں کیا کہوں
ہو گئے تاریک میرے سارے خواب
اُن کی تعبیرِ درخشاں کیا کہوں
بس عجب کچھ ہو گیا ہے میرے ساتھ
میں جو ہوں، میں کیا کہوں، ہاں، کیا کہوں
داستانِ شرم کی سرُخی ہو تم
جانِ جاناں، جانِ جاناں، کیا کہوں
خوش بیانوں میں تمہارا ذکر ہے

......

رُوح کے رازوں کی رُسوائی ہوئی
دل کے اندازوں کی رُسوائی ہوئی
جو تھے سرمایہ ہماری ذات کا
اپنے اُن نازوں کی رُسوائی ہوئی

Marfat.com

نوجوانوں میں تمہارا ذکر ہے

......

لوگ ہیں سرکار! ہم پر خندہ زن
عہد ہائے دم بہ دم پر خندہ زن
طعنہ زن ہیں انبساطِ وصل پر
ہجر کی چشمانِ نم پر خندہ زن
دل ہے جن زلفوں کا اِس دم تک اسیر
اب ہیں محرم اُن کے خم پر خندہ زن
اک ندامت بن گئے ہیں جان و دل
ہیں سبھی اُن کے بھرم پر خندہ زن
خاندانوں میں تمہارا ذکر ہے

......

تم تو وہ تھیں، جس سے تھی آنِ وفا
تم تو تھیں جانانہ، جانانِ وفا
کس طرح بچھڑیں تم اپنے آپ سے
لُٹ گیا سب سازو سامانِ وفا
تم! وفا کو قتل کر سکتی ہو تم!
تم کہ تھیں اُمیدؔ و ارمانِ وفا
تھے بھلا کھینچے ہی جانے کے لیے

Marfat.com

جان! دامان و گریبانِ وفا
یعنی آنسو، ہچکیاں، سب کچھ تھا جھوٹ
تھا عبث ہر عہد و پیمانِ وفا
قہوہ خانوں میں تمہارا ذکر ہے

Marfat.com

کاش، اے کاش

کاش، اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

یہ ستارے، یہ شبنمی آنسو
نہ لٹاؤ یہ قیمتی آنسو
کل بھی آنسو تھے، آج بھی آنسو
ہو گئی اپنی زندگی آنسو

تھی یہ حسرت کہ زخم بھر سکتے
کاش اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

جانِ جاناں، یہ نازنیں گیسو
نکہت افشاں و سُنبلیں گیسو
ہائے آشوب آفریں گیسو
یہ پریشان، عنبریں گیسو

Marfat.com

وائے حسرت کہ یہ سنور سکتے
کاش، اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

ہم کو خود سے گذر ہی جانا تھا
یوں ہر اک زخم بھر ہی جانا تھا
جو تھا کرنا وہ کر ہی جانا تھا
ایسے عالم میں مر ہی جانا تھا

شرم آتی ہے، کاش، مر سکتے
کاش، اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

کیا کریں، کوئی اختیار نہیں
اپنا گھر ہم کو سازگار نہیں
اب کسی شے کا انتظار نہیں
وقت کا کوئی اعتبار نہیں

وقت کا اعتبار کر سکتے
کاش، اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

Marfat.com

دل کے حق میں ذرا نہیں ہے وقت
بے گماں مقتلِ یقیں ہے وقت
ہر نفس قہر آفریں ہے وقت
ایک دریائے آتشیں ہے وقت

کاش، ہم اس کے پار اتر سکتے
کاش، اے کاش، ہم ٹھہر سکتے

Marfat.com

سفر کے وقت

تمھاری یاد مرے دل کا داغ ہے لیکن
سفر کے وقت تو بے طرح یاد آتی ہو
برس برس کی ہو عادت کا جب حساب تو پھر

بہت ستاتی ہو جانم، بہت ستاتی ہو
میں بھول جاؤں! مگر کیسے بھول جاؤں بھلا
عذابِ جاں کی حقیقت کا اپنی افسانہ
مرے سفر کے وہ لمحے، تمھاری پُر حالی
وہ بات بات، مجھے بار بار سمجھانا

یہ پانچ کُرتے ہیں دیکھو، یہ پانچ پاجامے
ڈلے ہوئے ہیں کمر بند ان میں اور دیکھو
یہ شیو بکس ہے، اور یہ ہے اولڈ اسپائس
نہیں حضور کی جھونجل کا اب کوئی باعث

Marfat.com

یہ ڈائری ہے، اور اس میں پتے ہیں اور نمبر
اسے خیال سے بکسے کی جیب میں رکھنا
ہے عرض ''حضرتِ غائب دماغ'' بندی کی
کہ اپنے عَیب کی حالت کو غیب میں رکھنا

یہ تین کوٹ ہیں، پتلون ہیں، یہ ٹائیاں ہیں
بندھی ہوئی ہیں یہ سب، تم کو کچھ نہیں کرنا
یہ ''ولیم'' ہے، ''اونٹل'' ہے اور ''ٹرپٹی نال''
تم ان کے ساتھ مری جاں ڈرنک سے ڈرنا

بہت زیادہ نہ پینا کہ کچھ نہ یاد آئے
جو لکھنؤ میں ہوا تھا، وہ اب دوبارہ نہ ہو
ہو تم سُخن کی اَنا، اور تمکنت جانم
مذاق کا کسی انشاء کو تم سے یارا نہ ہو[1]

وہ جون جو نظر آتا ہے، اُس کا ذکر نہیں
تم اپنے جون کا جو تم میں ہے، بھرم رکھنا
عجیب بات ہے جو تم سے کہہ رہی ہوں میں

[1] سید انشاء

خیال میرا زیادہ اور اپنا کم رکھنا
ہو تم بلا کے بغاوت پسند، تلخ کلام
خود اپنے حق میں اک آزار ہو گئے ہو تم
تمھارے سارے صحابہ نے تم کو چھوڑ دیا
مجھے قلق ہے کہ بے یار ہو گئے ہو تم

یہ بینکار، منیجر، یہ اپنے ٹیکنوکریٹ
کوئی بھی شبہ نہیں، ہیں یہ ایک عبث کا ٹھٹھول
میں خود بھی ان کو کرومیگنن سمجھتی ہوں
یہ "شان دار جناور" ہیں دفتروں کا مخول

میں جانتی ہوں کہ تم سن نہیں رہے مری بات
سماج جھوٹ سہی، پھر بھی اُس کا پاس کرو
ہے تم کو طیش، ہے بالشتیوں کی یہ دنیا
تو پھر قرینے سے تم اُن کو بے لباس کرو

تم ایک سادہ و برجستہ آدمی ٹھہرے
مزاجِ وقت کو تم آج تک نہیں سمجھے
جو چیز سب سے ضروری ہے، وہ میں بھول گئی

Marfat.com

یہ پاسپورٹ ہے، اس کو سنبھال کے رکھنا
جو یہ نہ ہو تو خدا بھی بَشَر تک آ نہ سکے
سو، تم شعور کا اپنے کمال کر رکھنا

مری شکست کے زخموں کی سوزشِ جاوید
نہیں رہا مرے زخموں کا اب حساب کوئی
ہے اب جو حال مرا، وہ عجب تماشا ہے
مرا عذاب نہیں اب مرا عذاب کوئی

نہیں کوئی مری منزل، پہ ہے سفر درپیش
ہے گردِ گردِ عبث مجھ کو در بہ در درپیش

Marfat.com

جونؔ تمھیں یہ دور مبارک

جونؔ! تمھیں یہ دَور مبارک، دُورِ غمِ ایّام سے ہو
اک پاگل لڑکی کو بھلا کر اب تو بڑے آرام سے ہو
ایک اُدھوری انگڑائی کے مستقبل کا خون کیا
تم نے اس کا دل رکھّا یا اس کے دل کا خون کیا
یہ جو تمھارا سحرِ تکلّم حسن کو کرتا ہے مسحور
بانو، جمال آرا اور فضّہ کے حق میں ہے اک ناسور

خونِ جگر کا جو بھی فن ہے، سچ جانو، وہ جھوٹا ہے

وہ جو بہت سچ بول رہا ہو، سچ جانو، وہ جھوٹا ہے
قتلِ سیزر پر انطونی جو کچھ بولا، جھوٹ تھا وہ
یعنی لبوں نے جتنا کچھ زخموں کو تولا، جھوٹ تھا وہ
میّت پر سُہراب کی فردوسی نے ناٹک کھیلا تھا
اس کے ہونٹوں پر تھے، نالے دل میں فن کا میلا تھا

Marfat.com

حُسن بلا کا قاتل ہو پر آخر کو بے چارہ ہے
عشق تو وہ قتّال ہے جس نے اپنے کو بھی مارا ہے
یہ دھوکے دیتا آیا ہے دِل کو بھی دُنیا کو بھی
اس کے جھوٹ نے خوار کیا ہے صحرا میں لیلیٰ کو بھی
دل دُکھتا ہے کیسے کہوں میں، چل سے بے چل ہوتے ہیں
جذبے میں جو بھی مرتے ہیں، وہ سب پاگل ہوتے ہیں

تھی جو اک صیّاد تمہاری، ٹھہری ہے اک صیدِ زبوں
یعنی اب ہونٹوں سے مسیحا کے رِستا ہے اکثر خوں
خون کی تھوکن ہے جو تمھاری، کیا ہے وہ اک پیشہ کہ نہیں
تم ہو مسیحاؤں کے حق میں قاتل اندیشہ کہ نہیں
فن جو جُز فن کچھ بھی نہ ہو، وہ اک مہلک خوش باشی ہے
کارِ سُخن پیشہ ہے تمھارا جو خونی عیّاشی ہے

جونؔ، ہو تم چو بند بلا کے ''عشّاق'' میں چاق بھی ہو
تم جذبوں کے سوداگر ہو اور ان کے قزّاق بھی ہو
عشق کی یاوہ سرائی آخر رَد بھی ہونا چاہیے نا
آخر کو بکواس کی کوئی حد بھی ہونا چاہیے نا
میں جو ہوں باتوں کا ہوں میں، ایک خداوند، ایک خدا

Marfat.com

لڑکی کو پرچانے کا فن کس نے جانا میرے سوا
جان، تمھی میرا سب کچھ ہو، جی نہیں سکتا میں تم بن
لمحوں کی پیکار ہے جن میں، بس ہوں سسکتا میں تم بن
سنتے ہو وہ جان تمھاری، بس اب گھر تک زندہ ہے
گھر کیا، وہ اُٹھ بھی نہیں سکتی، بس بستر تک زندہ ہے

Marfat.com

درختِ زرد

نہیں معلوم زریون اب تمھاری عُمر کیا ہوگی
وہ کن خوابوں سے جانے آشنا، نا آشنا ہوگی
تمھارے دل کے اس دنیا سے کیسے سلسلے ہوں گے
تمھیں کیسے گماں ہوں گے، تمھیں کیسے گِلے ہوں گے
تمھاری صبح جانے کن خیالوں سے نہاتی ہو
تمھاری شام جانے کن ملالوں سے نبھاتی ہو
نہ جانے کون دوشیزہ تمھاری زندگی ہوگی
نہ جانے اس کی کیا بایستگی شایستگی ہوگی
اسے تم فون کرتے اور خط لکھتے رہے ہو گے
نہ جانے تم نے کتنی کم غلط اُردو لکھی ہو گی
یہ خط لکھنا تو دقیانوس کی پیڑھی کا قصّہ ہے
یہ صنفِ نثر ہم نابالغوں کے فن کا حصّہ ہے
وہ ہنستی ہو تو شاید تم نہ رہ پاتے ہو حالوں میں
گڑھا ننّھا سا پڑ جاتا ہو شاید اس کے گالوں میں

Marfat.com

گماں یہ ہے، تمھاری بھی رسائی نا رسائی ہو
وہ آئی ہو تمھارے پاس لیکن آ نہ پائی ہو
وہ شاید مائدے کی گند بریانی نہ کھاتی ہو
وہ نانِ بے خمیرِ مَیدہ کم تر ہی چباتی ہو
وہ دوشیزہ بھی شاید داستانوں کی ہو دل دادہ
اسے معلوم ہوگا زال تھا سہراب کا دادا
تہمتن یعنی رستم تھا گرامی سام کا وارث
گرامی سام تھا صُلبِ نریمانی کا خوش زادہ
(یہ میری ایک خواہش ہے جو مشکل ہے......)
وہ نجم آفندیِ مرحوم کو تو جانتی ہو گی
وہ نوحوں کے ادب کا طرز تو پہچانتی ہو گی
اسے کد ہو گی شاید اُن سبھی سے جو لپاڑی ہوں
نہ ہوں گے خواب اس کا جو گویّے اور کھلاڑی ہوں

●

ہَدَف ہوں گے تمھارا کون، تم کس کے ہَدَف ہو گے
نہ جانے وقت کی پیکار میں تم کس طرف ہو گے
ہے رَن یہ زندگی، اِک رَن جو برپا لمحہ لمحہ ہے
ہمیں اس رَن میں، جو بھی ہو، کسی جانب تو ہونا ہے
سو، ہم بھی اس نفس تک ہیں سپاہی ایک لشکر کے
ہزاروں سال سے جیتے چلے آئے ہیں مَر مَر کے

Marfat.com

شہود اک فن ہے اور میری عداوت بے فنوں سے ہے
مری پیکار ازل سے سب تناسب دشمنوں سے ہے
بہار آقائے بابل ہے دو آبہ بیچتا کیا ہے
یہ خسرو، میر، غالب کا خرابہ بیچتا کیا ہے
ہمارا غالبِ اعظم تھا چور آقائے بیدل کا
سو رزقِ فخر اب ہم کھا رہے ہیں میرِ بسمل کا
سِدھارت بھی تھا شرمندہ کہ دو آبے کا باسی تھا
قسم احساس کی وہ تو گیا سے التماسی تھا
تمھیں معلوم ہے، اُردو جو ہے پالی سے نکلی ہے
وہ گویا اس کی ہی اک پرنمو ڈالی سے نکلی ہے

یہ کڑواہٹ کی باتیں ہیں، مٹھاس ان کی نہ پوچھو تم
نمِ لب کو ترستی ہیں، سو، پیاس ان کی نہ پوچھو تم
یہ اک دو جُرعوں کی اک چُہل ہے اور چُہل میں کیا ہے
عوام النّاس سے پوچھو، بھلا الکحل میں کیا ہے
یہ طعن و طنز کی ہرزہ سرائی ہو نہیں سکتی
کہ میری جان میرے دل سے رشتہ کھو نہیں سکتی

نشہ چڑھنے لگا ہے اور چڑھنا چاہیے بھی تھا
عَبَث کا نرخ تو اس وقت بڑھنا چاہیے بھی تھا
عجب بے ماجرا، بے طَور، بیزارانہ حالت ہے
وجود اک وہم ہے اور وہم ہی شاید حقیقت ہے

Marfat.com

سرِ گفتار کیا تھا؟ سر تھا اور گفتار ہی کا تھا
غرض جو حال تھا وہ نَفَس کے بازار ہی کا تھا
ہے "ز" بازار میں تو درمیاں، زریون میں اوّل
تو یہ عبرافنیقی کھیلتے حرفوں سے تھے ہر پل ☆
تو یہ زریون جو ہے، کیا یہ افلاطون ہے کوئی؟
کہ بوسہلِ مسیحی کی یہ اِک معجون ہے کوئی
اماں زریون ہے زریون، وہ معجون کیوں ہوتا
ہیں معجونیں مُفید "ارواح" کو، معجون یوں ہوتا ☆☆
سُنو! تفریق کیسے ہو بھلا اشخاص و اشیا میں
بہت جنجال ہیں پر ہو یہاں تو "یا" میں اور "یا" میں
تمھاری جو حماسہ ہے، بھلا اس کا تو کیا کہنا
ہے شاید مجھ کو ساری عمر اس کے سحر میں رہنا
مگر میرے غریب اجداد نے بھی کچھ کیا ہوگا
بہت ٹُچّا سہی، ان کا بھی کوئی ماجرا ہوگا
یہ ہم جو ہیں، ہماری بھی تو ہوگی کوئی نوٹنکی
ہمارا خون بھی سچ مچ کا صحنے پر بہا ہوگا
ہے آخر زندگی خون از بُنِ ناخن برآور تر
قیامت سانحہ مطلب قیامت فاجعہ پرور
نہیں ہو تم مرے مرا فردا نہیں میرا

☆ عبرافنیقی: Hebrew Phoenicians
☆☆ ارواح: روحِ نباتی، روحِ حیوانی، روحِ انسانی

Marfat.com

سو، میں نے ساحتِ دیروز میں ڈالا ہے اب ڈیرا
مرے دیروز میں زہرِ ہلاہل تیغِ قاتل ہے
مرے گھر کا وہی سرنام تر ہے جو بھی بسمل ہے
گذشتِ وقت سے پیمان ہے اپنا عجب سا کچھ
سو، اک معمول ہے عمران کے گھر کا عجب سا کچھ

حَسَن نامی ہمارے گھر میں اک سُقراط گذرا ہے
وہ اپنی نفی سے اثبات تک معشر کے پہنچا ہے
کہ خونِ رایگاں کے امر میں پڑنا نہیں ہم کو

کہ بس یونہی لڑائی کے لئے لڑنا نہیں ہم کو
وہ سودِ حال سے یک سر زیاں کارانہ گذرا ہے
وہ بے یاور رہا ہے اور بے یارانہ گذرا ہے

طلب تھی خون کی قے کی اسے اور بے نہایت تھی
سو، فوراً بنتِ اشعت کا پلایا پی گیا ہوگا
وہ اک لمحے کے اندر سرمدیت جی گیا ہوگا

تمھاری ارجمند امّی کو میں بھولا بہت دن میں
میں ان کی رنگ کی تسکین سے نمٹا بہت دن میں
وہی تو ہیں، جنھوں نے مجھ کو پیہم رنگ تھکوایا

Marfat.com

وہ کس رگ کا لُہو ہے جو میاں میں نے نہیں تھوکا
لُہو اور تھوکنا اس کا، ہے کاروبار بھی میرا
یہی ہے ساکھ بھی میری، یہی معیار بھی میرا
میں وہ ہوں جس نے اپنے خون سے موسم کِھلائے ہیں
نجانے وقت کے کتنے ہی عالم آزمائے ہیں
میں اک تاریخ ہوں اور میری جانے کتنی فصلیں ہیں
مری کتنی ہی فرعیں ہیں، مری کتنی ہی اصلیں ہیں
حوادث ماجرا ہی ہم رہے ہیں اک زمانے سے
شدائد سانحہ ہی ہم رہے ہیں اک زمانے سے
ہمارے غیر اور ہم جانے کب سے بین دائم ہیں
ہمیشہ سے بپا اک جنگ ہے، ہم اس میں قائم ہیں
ہماری جنگ خیروشر کے بستر کی ہے زائیدہ
یہ چرخِ جبر کے دوّارِ ممکن کی ہے گرویدہ
لڑائی کے لیے میدان اور لشکر نہیں لازم
سنان و گرز و شمشیر و تبر، خنجر نہیں لازم
بس اک احساس لازم ہے کہ ہم بُعدین ہیں دونوں
کہ نفیِ عینِ عین و سر بہ سر ضدّین ہیں دونوں
Luis Urbina نے میری عجب کچھ غم گساری کی
بصد دل دانشِ گذران اپنی مجھ پہ طاری کی
بہت اس نے پلائی اور پینے ہی نہ دی مجھ کو

Marfat.com

پلک تک اس نے مرنے کے لیے جینے نہ دی مجھ کو
"میں تیرے عشق میں رنجیدہ ہوں، ہاں، اب بھی کچھ کچھ ہوں
مجھے تیری خیانت نے غضب مجروح کر ڈالا
مگر طیشِ شدیدانہ کے بعد آخر زمانے میں
رضا کی جاودانہ جبر کی نوبت بھی آ پہنچی"

محبت ایک پسپائی ہے پرُ احوال حالت کی
محبت اپنی یک طوری میں دشمن ہے محبت کی
سُخن مالِ محبت کی دکان آرائی کرتا ہے
سُخن سو طرح سے اک رمز کی رُسوائی کرتا ہے
سُخن بکواس ہے بکواس جو ٹھیرا ہے فن میرا
وہ ہے تعبیر کا افلاس جو ٹھیرا ہے فن میرا
سُخن یعنی لبوں کا فن، سُخن ور یعنی اک پرُ فن
سُخن ور ایزد اچھا تھا کہ آدم یا پھر اہرمن
سُخن یعنی لبوں کا فن مگر ایزد کے لب یعنی!
مزید آں کہ سخن ٹیں وقت ہے، وقت اب سے اب، یعنی

کچھ ایسا ہے، یہ میں جو ہوں، یہ میں اپنے سوا ہوں "میں"
سو، اپنے آپ میں شاید نہیں واقع ہوا ہوں میں

Marfat.com

جو ہونے میں ہو، وہ ہر لمحہ اپنا غیر ہوتا ہے
کہ ہونے کو تو ہونے سے عجب کچھ بَیر ہوتا ہے
یوں ہی، بس یوں ہی زینو نے یکایک خودکشی کرلی
عجب حسِّ ظرافت کے تھے مالک یہ رواقی بھی

بِدہ یارا ازاں بادہ کہ ''دہقاں پرورد'' آں را
بہ سوزد ہر متاعِ انتمائے دودماناں را
بہ سوزد ایں زمینِ اعتبار و آسماناں را
بہ سوزد جان و دل راہم بیاساید دل و جاں را!

دل و جاں اور آسایش یہ اک کونی تمسخر ہے☆
حُمق کی عبقریّت ہے، سفاہت کا تفکّر ہے
حُمق کی عبقریّت اور سفاہت کے تفکّر نے
ہمیں تصیحِ مہلت کے لیے اکوان بخشے ہیں
اور افلاطونِ اقدس نے ہمیں اعیان بخشے ہیں

سنو زریون، تم تو عینِ اعیانِ حقیقت ہو
نظر سے دور منظر کا سروسامانِ ثروت ہو

☆کونی تمسخر: Cosmic Joke

Marfat.com

ہماری عمر کا قصہ حساب اندوزِ آنی ہے
زمانی زد میں ظن کی اک گمانِ لازمانی ہے
فنا ہر آن باقی ہے، بقا ہر آن فانی ہے
کہانی کہنے والا اِک کہانی کی کہانی ہے
کہانی سننے والے جو بھی ہیں وہ خود کہانی ہیں
یقیں شاید کہیں ٹھہرے گماں جتنے ہیں فانی ہیں
پیاپے یہ گدازش، یہ گماں اور یہ گِلے کیسے
صلہ سوزی تو میرا فن ہے، پھر اس کے صلے کیسے
تو میں کیا کہہ رہا تھا، یعنی کیا کچھ سہہ رہا تھا میں
اماں، ہاں، میز پر یا میز پر سے بہہ رہا تھا میں
رکو، میں بے سروپا اپنے سر سے بھاگ نکلا ہوں
مرا "میں" لاگ میں تھا، اس سے میں بے لاگ نکلا ہوں
الا یا ایہا الا بجد! ذرا یعنی، ذرا ٹھیرو
There is an absurd I in absurdity shaayad
کہیں اپنے سِوا، یعنی کہیں اپنے سِوا ٹھیرو
تم اس absurdity میں اک ردیف، اک قافیہ ٹھیرو

●

ردیف و قافیہ کیا ہیں، شکستِ ناروا کیا ہے
"شکستِ ناروا" نے مجھ کو پارہ پارہ کر ڈالا
انا کو میری بے اندازہ تر بے چارہ کر ڈالا

Marfat.com

میں اپنے آپ میں ہارا ہوں اور خوارانہ ہارا ہوں
جگر چاکانہ ہارا ہوں، دل افگارانہ ہارا ہوں

جسے فن کہتے آئے ہیں وہ ہے خُونِ جگر اپنا
مگر خُونِ جگر کیا ہے، وہ ہے قتّال تر اپنا
کوئی خُونِ جگر کا فن ذرا تعبیر میں لائے
مگر میں تو کہوں، وہ پہلے میرے سامنے آئے
وجود و شعر یہ دونوں define ہو نہیں سکتے
کبھی مفہوم میں ہرگز یہ کائن ہو نہیں سکتے
حسابِ حرف میں آتا رہا ہے بس حَسَب ان کا
نہیں معلوم ایزدایزداں کو بھی نَسَب ان کا
ہے ایزدایزداں اک رمز جو بے رمز نسبت ہے
میاں اک حال ہے، اک حال جو بے حالِ حالت ہے
نہ جانے جبر ہے حالت کہ حالت جبر ہے، یعنی
کسی بھی بات کے معنی جو ہیں اُن کے ہیں کیا معنی
وجود اک جبر ہے میرا، عدم اوقات ہے میری
جو میری ذات ہرگز بھی نہیں، وہ ذات ہے میری
میں روز و شبِ نگارش کوش خود اپنے عدم کا ہوں

Marfat.com

میں اپنا آدمی ہرگز نہیں، لوح و قلم کا ہوں

●

ہیں کڑواہٹ میں یہ بھیگے ہوئے لمحے عجب سے کچھ
سراسر بے حسابانہ، سراسر بے سبب سے کچھ
سَرابوں نے سَرابوں پر بہت بادل ہیں برسائے
شرابوں نے معابد کے تموز و بعل نہلائے
(یقیناً قافیہ ہے یاوہ فرمائی کا سرچشمہ
"ہیں نہلائے"، "ہیں برسائے")
نہ جانے عاربہ کیوں آے، کیوں مستعربہ آئے
مضر کے لوگ تو چھانے ہی والے تھے، سو وہ چھائے
مرے جَد ہاشمِ اعلیٰ گئے غزّہ میں دفنائے
میں ناقے کو پلاؤں گا، مجھے واں تک وہ لے جائے
لِدُوا لِلمَوتِ وَابنُوا لِلخَرَابِ سن خراباتی
وہ مردِ عوص کہتا ہے، حقیقت ہے خُرافاتی
یہ ظالم تیسرا پیگ اک اقانیمی ہدایت ہے
اُلوہی ہرزہ فرمائی کا سرِّ طورِ لکنت ہے
بھلا حُورب کی جھاڑی کا وہ رمزِ آتشیں کیا تھا
مگر حُورب کی جھاڑی کیا، یہ کس سے کس کی نسبت ہے

Marfat.com

یہ نسبت کے بہت سے قافیے ہیں، ہے گِلہ اس کا
مگر تجھ کو تو یارا! قافیوں کی بے طرح لت ہے
گماں یہ ہے کہ شاید بحر سے خارج نہیں ہوں میں
ذرا بھی حال کے آہنگ میں حارج نہیں ہوں میں
تنا تن تن، تنا تن تن، تنا تن تن، تنا تن تن
تنا تن تن، نہیں محنت کشوں کا تن، نہ پیراہن
نہ پیراہن، نہ پوری آدھی روٹی اب رہا سالن
یہ سالے کچھ بھی کھانے کو نہ پائیں، گالیاں کھائیں
ہے ان کی بے حِسی میں تو مقدّس تر حرامی پن

مگر آہنگ میرا کھو گیا شاید، کہاں جانے
کوئی موجِ...... کوئی موجِ شمالِ جاوداں جانے
شمالِ جاوداں کے اپنے ہی قصّے تھے جو گذرے
وہ ہو گذرے تو پھر خود میں نے بھی جانا، وہ ہو گذرے
شمالِ جاوداں اپنا، شمالِ جاودانِ جاں
ہے اب بھی اپنی پونجی اک ملالِ جاودانِ جاں

●

نہیں معلوم زریون، اب تمھاری عُمر کیا ہو گی
یہی ہے دل کا مضمون، اب تمھاری عُمر کیا ہو گی

Marfat.com

ہمارے درمیاں اب ایک بے جا تر زمانہ ہے
لبِ تشنہ پہ اک زہرِ حقیقت کا فسانہ ہے
عجب فرصت میسّر آئی ہے "دل جان رشتے" کو
نہ دلِ کو آزمانا ہے، نہ جاں کو آزمانا ہے
کلیدِ کِشت زارِ خواب بھی گُم ہو گئی آخر
کہاں اب جادۂ خرم میں سرسبزانہ جانا ہے
کہوں تو کیا کہوں، میرا یہ زخمِ جاودانہ ہے
وہی دل کی حقیقت جو کبھی جاں تھی، وہ اب آخر
فسانہ در فسانہ در فسانہ در فسانہ ہے
ہمارا باہمی رشتہ جو حاصل تر تھا رشتوں کا
ہمارا طَورِ بے زاری بھی کتنا والہانہ ہے
کسی کا نام لکھا ہے مری ساری بیاضوں پر
میں ہمّت کر رہا ہوں، یعنی اب اس کو مٹانا ہے
ہنسی آتی ہے اب وہ کس قدر نا واجبانہ ہے
یہ اِک شامِ عذابِ بے سروکارانہ حالت ہے
ہوئے جانے کی حالت میں ہوں، بس فرصت ہی فرصت ہے
نہیں معلوم تم اس وقت کس معلوم میں ہو گے
نہ جانے کون سے معنی میں، کس مفہوم میں ہو گے

Marfat.com

میں تھا مفہوم، نا مفہوم میں گم ہو چکا ہوں میں
میں تھا معلوم، نا معلوم میں گم ہو چکا ہوں میں

●

نہیں معلوم زریون اب تمھاری عمر کیا ہوگی
مرے خود سے گذرنے کے زمانے سے سوا ہوگی
مرے قامت سے اب قامت تمھارا کچھ فزوں ہوگا
مرا "فردا" مرے دیروز سے بھی خوش نموں ہوگا
حسابِ ماہ و سال اب تک کبھی رکھّا نہیں میں نے
کسی بھی فصل کا اب تک مزہ چکھا نہیں میں نے
میں اپنے آپ میں کب رہ سکا، کب رہ سکا آخر
کبھی اِک پل کو بھی اپنے لیے سوچا نہیں میں نے
حسابِ ماہ و سال و روز و شب، وہ سوختہ بُودش
مسلسل جاں کنی کے حال میں رکھتا بھی تو کیسے
جسے یہ بھی نہ ہو معلوم وہ ہے بھی تو کیوں کر ہے
کوئی حالت دلِ پامال میں رکھتا بھی تو کیسے
کوئی نسبت بھی اب تو ذات سے باہر نہیں میری
کوئی بستر نہیں میرا، کوئی چادر نہیں میری

بہ حالِ ناشِتا صد زخم ہا و خون ہا خوردم

Marfat.com

بہ ہر دم شوکراں آمیختہ معجون ہا خوردم
تمھیں اس بات سے مطلب ہی کیا اور آخرش کیوں ہو
کسی سے بھی نہیں مجھ کو گِلہ اور آخرش کیوں ہو
جو ہے اک ننگِ ہستی اس کو تم کیا جان بھی لو گے
اگر تم دیکھ لو مجھ کو تو کیا پہچان بھی لو گے
تمھیں مجھ سے جو نفرت ہے، وہی تو میری راحت ہے
مری جو بھی اذیّت ہے، وہی تو میری لذّت ہے
کہ آخر اس جہاں کا اک نظامِ کار ہے آخر
جزا کا اور سزا کا کوئی تو ہنجار ہے آخر
میں خود میں جھینکتا ہوں اور سینے میں بھڑکتا ہوں
مرے اندر جو ہے اک شخص، میں اس میں پھڑکتا ہوں
ہے میری زندگی اب روز و شب یک مجلسِ غم ہا
عزاہا، مرثیہ ہا، گریہ ہا، آشوبِ ماتم ہا

●

تمھاری تربیت میں میرا حصّہ کم رہا، کم تر
زباں میری تمھارے واسطے شاید کہ مشکل ہو
زباں، اپنی زباں میں تم کو آخر کب سکھا پایا
عذابِ صدشماتت آخرش مجھ پر ہی نازل ہو

Marfat.com

زباں کا کام یوں بھی بات سمجھانا نہیں ہوتا
سمجھ میں کوئی بھی مطلب کبھی آنا نہیں ہوتا
کبھی خود تک بھی مطلب کوئی پہنچانا نہیں ہوتا
گمانوں کے گماں کی دم بہ دم آشوب کاری ہے
بھلا کیا اعتباری اور کیا نا اعتباری ہے

گماں یہ ہے، بھلا میں جُز گماں کیا تھا گمانوں میں
سخن ہی کیا فسانوں کا، دھرا کیا ہے فسانوں میں
مرا کیا تذکرہ اور واقعی کیا تذکرہ میرا
میں اِک افسوس ہوں، افسوس تھا گذرے زمانوں میں

ہے شاید دل مرا بے زخم اور لب پر نہیں چھالے
مرے سینے میں کب سوزندہ تر داغوں کے ہیں تھالے
مگر دوزخ پگھل جائے جو میرے سانس اپنا لے
تم اپنی مام کے بے حد مُرادی منتوں والے
مرے کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں، بالے
مگر پہلے کبھی تم سے مرا کچھ سلسلہ تو تھا
گماں میں میرے شاید اک کوئی غنچہ کِھلا تو تھا
وہ میری جاودانہ بے دُوئی کا اک صلہ تو تھا

Marfat.com

سو، اُس کو ایک "ابّو" نام کا گھوڑا ملا تو تھا

"سایۂ دامانِ رحمت چاہیے تھوڑا مجھے
میں نہ چھوڑوں یا نبی، تم نے اگر چھوڑا مجھے
عید کے دن مصطفیٰ سے یوں لگے کہنے حسین
سبز جوڑا دو حسن کو، سُرخ دو جوڑا مجھے

●

"ادب، ادب کتّے، ترے کان کاٹوں
زریون کے بیاہ کے نان باٹوں"
تاروں بھرے جگر جگر خوان باٹوں
"آ جا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا
زریون کو آ کے سُلا کیوں نہ جا"

●

تمھارے بیاہ میں شجرہ پڑھا جانا تھا نوشہ واسطی دولھا

"چوکی آنگن میں بچھی واسطی دولھا کے لیے"

Marfat.com

مکّے مدینے کے پاک مصلّے، پیمبر گھر نواسے
شاہِ مرداں، امیر المومنین حضرت علی کے پوتے
حضرت امام حسن، حضرت امام حسین کے پوتے
حضرت امام علی نقی کے پوتے
سیّد جعفر ثانی کے پوتے
سیّد ابوالفرح صیدوای الواسطی کے پوتے
میراں سیّد علی بزرگ کے پوتے
سیّد حسین شرف الدین شاہ ولایت کے پوتے
قاضی سیّد امیر علی کے پوتے
دیوان سیّد حامد کے پوتے
علامہ سیّد شفیق حسن ایلیا کے پوتے
سیّد جون ایلیا حسنی الحسینی سپوت جاہ"

مگر ناظر ہمارا سوختہ صُلب آخری نسّاب اب مرنے ہی والا ہے
بس اک پل ہفت صدی کا فیصلہ کرنے ہی والا ہے

Marfat.com

سنو، زریون، بس تم ہی سنو، یعنی فقط تم ہی
وہی راحت میں ہے جو عام سے ہونے کو اپنا لے
کبھی کوئی بھی پر ہو کوئی بہمن یار یا زینو
تمھیں بہکا نہ پائے اور بیرونی نہ کر ڈالے
میں ساری زندگی کے دُکھ بھگت کر تم سے کہتا ہوں
بہت دُکھ دے گی تم میں فکر اور فن کی نُمو مجھ کو
ہے تم کو عام شہری دیکھنے کی آرزو مجھ کو
تمھارے واسطے بے حد سہولت چاہتا ہوں میں
دوامِ جہل و حالِ استراحت چاہتا ہوں میں
نہ دیکھو کاش تم وہ خواب جو دیکھا کِیا ہوں میں
وہ سارے خواب تھے قصّاب جو دیکھا کِیا ہوں میں
خراشِ دل سے تم بے رشتہ، بے مقدور ہی ٹھیرو
مرے جیمیمِ ذاتِ سے تم دُور ہی ٹھیرو
کوئی زریون، کوئی بھی کلرک اور کوئی کارندہ
کوئی بھی بنک کا افسر، سینٹر، کوئی پاوندا
ہر اک حیوانِ سرکاری کو ٹٹّو جانتا ہوں میں
سو ظاہر ہے، اسے شے سے زیادہ مانتا ہوں میں
تمھیں ہو صبح دم توفیق بس اخبار پڑھنے کی
تمھیں اے کاش، بیماری نہ ہو دیوار پڑھنے کی
عجب ہے سارتر اور رسل بھی اخبار پڑھتے تھے

Marfat.com

وہ معلومات کے میدان کے شوقین بوڑھے تھے

●

نہیں معلوم مجھ کو عام شہری کیسے ہوتے ہیں
وہ کیسے اپنا بنجر نام بنجرپن میں بوتے ہیں
میں اَزَل سے آج تک اک عام شہری ہو نہیں پایا
اسی باعث میں ہوں انبوہ کی لذّت سے بے مایہ
مگر تم اک دوپایہ راست قامت ہو کے دکھلانا
سنو رائے دہندہ بن ہوئے تم باز مت آنا
فقط زریون ہو تم، یعنی اپنا سابقہ چھوڑو
فقط زریون ہو تم، یعنی اپنا لاحقہ چھوڑو
مگر میں کون جو چاہوں تمھارے باب میں کچھ بھی
بھلا کیوں ہو مرے احساس کے اسباب میں کچھ بھی
تمھارا باپ، یعنی مَیں، عبث مَیں، اک عبث تر مَیں؟
مگر مَیں یعنی جانے کون؟ اچھا مَیں، سراسر مَیں!
میں اک کاسد ہوں، کاذب ہوں، میں کیا دو کمینہ ہوں
میں کاسہ باز و کینہ ساز و کاسہ تن ہوں، کتّا ہوں
میں اک ننگینِ بودش ہوں، پہ تم تو سرِّ منعَم ہو
تمھارا باپ روح القدس تھا، تم ابنِ مریم ہو

Marfat.com

●

یہ قُلقُل تیسرا پیگ، اب تو چوتھا ہو، گماں یہ ہے
گماں کا مجھ سے کوئی خاص رشتہ ہو، گماں یہ ہے
گماں یہ ہے کہ میں جو جا رہا تھا، آ رہا ہوں میں
مگر میں آ رہا کب ہوں، پیا پے جا رہا ہوں میں
یہ چوتھا پیگ ہے، اُوں ہوں، ذلالت کی گئی مجھ سے
ذلالت کی گئی مجھ سے، خیانت کی گئی مجھ سے
جذامی ہو گئی وضّاح کی محبوب واویلا☆
مگر اس کا گِلہ کیا جب نہیں آیا کوئی ایلا

●

سنو میری کہانی، پر میاں میری کہانی کیا
میں یک سر رائیگانی ہوں، حسابِ رائیگانی کیا
بہت کچھ تھا کبھی شاید، پر اب کچھ بھی نہیں ہوں میں
نہ اپنا ہم نفس ہوں میں، نہ اپنا ہم نشیں ہوں میں
کبھی کی بات ہے، فریاد میرا وہ کبھی یعنی
نہیں اس کا کوئی مطلب، نہیں اس کے کوئی معنی

☆ وضاح: عرب کا ایک شاعر

Marfat.com

میں اپنے شہر کا سب سے گرامی نام لڑکا تھا
میں بے ہنگام لڑکا تھا، میں صد ہنگام لڑکا تھا
مرے دَم سے غضب ہنگامہ رہتا تھا محلّوں میں
میں حشر آغاز لڑکا تھا، میں حشر انجام لڑکا تھا
مرے ہندو مسلماں سب مجھے سر پر بٹھاتے تھے
انھی کے فیض سے معنی مجھے معنی سکھاتے تھے
سخن بہتا چلا آتا ہے بے باعث کے ہونٹوں سے
وہ کچھ کہتا چلا آتا ہے بے باعث کے ہونٹوں سے
میں اشرافِ کمینہ کار کو ٹھوکر پہ رکھتا تھا
سو، میں محنت کشوں کی جوتیاں منبر پہ رکھتا تھا
میں شاید اب نہیں ہوں وہ، مگر اب بھی وہی ہوں میں
غضب ہنگامہ پرور خیرہ سر اب بھی وہی ہوں میں
مگر میرا تھا اک طَور اَور بھی جو اَور ہی کچھ تھا
مگر میرا تھا اک دَور اَور بھی جو اَور ہی کچھ تھا
میں اپنے شہرِ علم و فن کا تھا اک نوجواں کاہن
مرے تلمیذِ علم و فن مرے بابا کے تھے ہم سن
مرا بابا مجھے خاموش آوازیں سناتا تھا
وہ اپنے آپ میں گم مجھ کو پُر حالی سکھاتا تھا

Marfat.com

وہ ہیئت داں، وہ عالمِ، نافِ شب میں چھت پہ جاتا تھا
رَصد کا رشتہ سیّاروں سے رکھتا تھا، نبھاتا تھا
اِسے خواہش تھی شہرت کی نہ کوئی حرصِ دولت تھی
بڑے سے قُطر کی اک دوربین اس کی ضرورت تھی
مری ماں کی تمنّاؤں کا قاتل تھا وہ قلّامہ
مری ماں، میری محبوبہ، قیامت کی حسینہ تھی
ستم یہ ہے، یہ کہنے سے جھجکتا تھا وہ فہّامہ
تھا بے حد اشتعال انگیز بدقسمت وہ علّامہ
خَلَف اُس کے خَزَف اور بے نہایت ناخَلَف نکلے
ہم اُس کے سارے بیٹے انتہائی بے شَرَف نکلے
میں اُس عالم ترینِ دہر کی فکرت کا مُنکر تھا
میں سوفسطائی تھا، جاہل تھا اور منطق کا ماہر تھا
پر اب میری یہ شہرت ہے کہ میں بس اک شرابی ہوں
میں اپنے دُودمانِ علم کی خانہ خرابی ہوں
سگانِ خوک زادِ برزن و بازارِ بے مغزی
مری جانب اب اپنے تھوبڑے شاہانہ کرتے ہیں
زِنازادے مری عزّت بھی گستاخانہ کرتے ہیں
کمینے شرم بھی اب مجھ سے بے شرمانہ کرتے ہیں

Marfat.com

●

مجھے اِس شام پہلے اپنے لبوں پر اک سخن لانا
علی درویش تھا تم اس کو اپنا جد نہ بتلانا
وہ سبطینِ محمد، جن کو جانے کیوں بہت ارفع
بہت ارفع، بہت اعلیٰ سمجھوایا گیا اب تک
تم ان کی دُور کی نسبت سے بھی یک سر مکر جانا
کہ اس نسبت سے زہر و زخم کو سہنا ضروری ہے
عجب غیرت سے غلطیدہ بخوں رہنا ضروری ہے

●

وہ شجرہ جو کنانہ، فہر، غالب، کعب، مرّہ سے
قصّی و ہاشم وشیبہ ابوطالب تک آتا تھا
وہ اک اندوہ تھا تاریخ کا، اندوہِ سوزندہ
وہ ناموں کا درختِ زرد تھا اور اس کی شاخوں کو
کسی تنّور کے ہیزم کی خاکستر ہی بننا تھا
اسے شعلہ زدہ بوُدش کا اِک بستر ہی بننا تھا

●

ہمارا فخر تھا فقر اور دانش اپنی پونجی تھی
نسب ناموں کے ہم نے کتنے ہی پرچم لپیٹے ہیں
مرے ہم شہر، زریون، اک فسوں ہے نسل، ہم دونوں
فقط آدم کے بیٹے ہیں، فقط آدم کے بیٹے ہیں

Marfat.com

میں جب اوسان اپنے کھونے لگتا ہوں تو ہنستا ہوں
میں تم کو یاد کر کے رونے لگتا ہوں تو ہنستا ہوں
ہمیشہ میں خداحافظ، ہمیشہ میں خداحافظ
خداحافظ
خداحافظ

Marfat.com

مجموعے کی پشت پر جن کتابوں کے نام رقم ہیں، اُن میں سے کئی کتابیں جون ایلیا نے اسماعیلی، آغا خانیوں کے عالمی مرکز کے شعبۂ ترجمہ و تصنیف و تحقیق کے سربراہ کی حیثیت سے لکھی تھیں۔ ان میں سے صرف دو کتابیں شائع ہوئیں۔ ایک جوہرِ صقلی اور دوسری حسن بن صباح۔ باقی کتابیں اسماعیلی ایسوسی ایشن میں محفوظ ہیں۔ اب اسماعیلی ایسوسی ایشن کا نام اسماعیلی طریقہ ہوگیا ہے۔

اس کے علاوہ جون ایلیا نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ شہرۂ آفاق ''رسائلِ اخوان الصّفا'' کا ترجمہ بھی کیا جانا چاہیے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ مشکل ذمّے داری کون اپنے سر لے گا؟ جون ایلیا نے کہا کہ میں خود یہ ذمّے داری ادا کروں گا۔

''رسائلِ اخوان الصّفا'' تاریخِ تہذیب کا مشہورِ عالم سرمایہ ہیں۔ یہاں میں جون ایلیا کی تحریر کا اقتباس پیش کر رہا ہوں۔

''رسائلِ اخوان الصفا'' باون رسائل ہیں۔ ان میں ریاضیات سے لے کر عشق، موسیقی اور جادو، غرض نو بہ نو موضوعات پر لکھا گیا ہے۔ یہ رسائل چوتھی صدی ہجری میں ایک اَسرار آمیز اور .... مفکرین کی جماعت نے قلم بند کیے تھے۔ انھیں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔ نہ جانے کیوں اِن کے مولفوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا، بلکہ اپنے آپ کو اخوان الصفا و خلان الوفا کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ یہ لوگ کون تھے، اس مسئلے پر صدیوں تک تحقیق جاری رہی ہے، جس کے نتیجے میں چند نام معلوم ہوئے ہیں اور وہ ہیں، ابوسلیمان محمد بن معشر بستی جو مقدسی کے نام سے مشہور ہے۔ ابوالحسن علی بن ہارون زنجانی، ابواحمد مہرجانی، ابوالحسن علی بن راہیناس عوفی اور زید بن رفاعہ۔

ان رسائل سے انقلابِ فرانس کے قاموسی اور مفکر بے حد متاثر ہوئے تھے۔ میں نے ان رسائل میں سے کئی رسائل کا ترجمہ کیا، جن میں عدد، قاطیغوریاس، بارامانیاس، جومطریا اور ایسا غوجی محفوظ ہیں۔''

شکیل عادل زادہ

Marfat.com

مُصنّف کی دُوسری کتابیں
تصنیفات و تراجم

مسیحِ بغداد، حلاّج	اسماعیلیت، شام و عراق میں
مُطالعۂ طواسین	اسماعیلیت، یمن میں
تہذیب	رہائش و کُشائش
فرنود	تجرید
مسائلِ تجرید	رسالۂ حکمتی
عدد (NUMBER)	کتابُ الطّواسین
قاطیغوریاس (CATEGORIES)	اخبار الحلاّج
بارامانیاس (PERIHERMENIAS)	جوہرِ صقلی
جومطریا (GEOMETRY)	اسماعیلیت، جزیرۂ عرب میں
ایساغوجی (ISAGOGE)	حسن بن صبّاح